عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۲۲ تا ۲۸/ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷/ جون ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۳

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی جامِ شہادت نوش فرما گئے

ناموسِ رسالت کے قانون کا از سرِ نو جائزہ

دین پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹیں:

س:...... ہم لوگ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں' خدا کا شکر ہے کہ زندگی اچھی گزر رہی ہے لیکن دنیا کی نظروں میں تو ظاہر ہے کہ ہم غریب ہیں۔ اس پر ستم یہ کہ ہم الحمدللہ! پردہ کو اپنائے ہوئے ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ آج کے معاشرے میں غریب لڑکیوں اور خاص کر باپردہ لڑکیوں کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق ہوں۔ خیر ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اللہ ہم پر رحم فرمائے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ماں باپ ہمارے رشتوں کی طرف سے بہت پریشان ہیں۔ پہلے تین بہنوں کے رشتے آتے ہی نہیں تھے اور جو آتے تھے وہ بہت آزاد خیال لوگوں کے ہوتے تھے۔ آخر کار تھک ہار کر جب بہنوں کی عمریں نکلنے لگیں تو ایسے گھرانوں میں ہی رشتے طے کردیے گئے جن کے یہاں بس دکھاوے کو خدا کا نام لیا جاتا ہے' لیکن والد صاحب نے رشتہ طے کرتے وقت شرط رکھی تھی کہ میری بیٹیاں پردہ نہیں توڑیں گی' جوان لوگوں نے قبول کرلیں اور بالآخر شادیاں ہوگئیں لیکن آپ خود سوچئے کہ جب گھر کے ماحول میں اس قدر آزادی ہو کہ کوئی لڑکی چادر تک نہ اوڑھتی ہو تو ایسے ماحول میں پردہ قائم رکھنا کتنا مشکل کام ہے؟ بہرحال اللہ میری بہنوں کو ہمت دے۔ اس ساری کہانی سنانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بہت سے جاننے والے ایسے ہیں جو بہت نیک لوگ ہیں' اس قدر نیک کہ ان کے یہاں اتنا سخت پردہ ہے کہ عورتوں کو کوئی برقع میں بھی آزادانہ پھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اور شریعت کے تمام قوانین کی پابندی ہوتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب بہت امیر لوگ ہیں' اس لئے وہ لوگ جب اپنے بیٹوں کی شادیاں کرتے ہیں تو امیروں کی بیٹیوں سے ہی کرتے ہیں۔ برائے کرم مولانا صاحب مجھے بتایئے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ غریبوں کی بیٹیاں صرف اپنی غربت کے باعث ایسے گھرانوں میں بیاہی جانے پر مجبور ہوں جہاں وہ اللہ کے دین کی پابندی نہ کر پائیں جب کہ صاحب حیثیت لوگ صرف صاحب حیثیت لوگوں سے ہی رشتے جوڑتے چلے جائیں؟ جبکہ ان کے سامنے ہی ایسے گھرانے موجود ہوں جہاں نیک' شریف' باپردہ لڑکیاں موجود ہوں۔ کیا ہمیں یہ حق نہیں کہ ہم بھی تمام عمر اللہ کے دین پر قائم رہ سکیں؟ لیکن ہمیں ایک وقت مجبوراً ایسی جگہ جانا پڑتا ہے جہاں ہماری توقع سے بہت مختلف ماحول ملتا ہے' جہاں کوشش کے باوجود دین پر قائم رہنا مشکل ہوجاتا ہے۔ آخر اس میں کس کا قصور ہے؟ ہم کس سے انصاف مانگیں؟

ج:...... آپ کی یہ تحریر تمام دین دار لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ بہرحال اپنے معیار کے شریف اور دین دار گھرانوں کو تلاش کرکے رشتے کیے جائیں۔ بلکہ اگر کوئی غریب مگر شریف اور دین دار رشتہ مل جائے تو اس کو بڑے پیٹ والے لوگوں پر ترجیح دی جائے۔ اس نوعیت کے مسائل تقریباً تمام والدین کو پیش آتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں دین داری کی یہ قیمت بہت معمولی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ایسے تمام والدین کی خصوصی مدد فرمائیں۔ آمین۔

سنت کے مطابق بال رکھنے کا طریقہ:

س:...... بال رکھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کے بال رکھے تھے؟ بڑے رکھے تو کتنے بڑے رکھے تھے؟ اگر چھوٹے بال تھے' تو کتنے چھوٹے تھے؟ آج کل انگریزی بال بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح کے بال دین دار اور عام لوگ دونوں رکھتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج:...... آج کل جو بال رکھنے کا فیشن ہے' یہ تو سنت کے خلاف ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر بال رکھتے تھے' اور وہ عام طور سے کانوں کی لو تک ہوتے تھے' کبھی اصلاح کرنے میں دیر ہوجاتی تو اس سے بڑھ بھی جاتے تھے' لیکن آج کل جو نوجوان سر پر بال رکھتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں بلکہ غیر قوموں کی نقل ہے۔

س:...... فجر کی نماز ایک مسجد میں پڑھی' پھر کسی کام سے مسجد سے باہر جانا ہوا' اشراق کی نماز دوسری مسجد میں یا گھر پر پڑھ سکتے ہیں؟ یا کہ اسی مسجد میں بیٹھے رہیں؟

ج:...... اگر کسی ضرورت سے جانا پڑے تو دوسری جگہ بھی اشراق کی نماز پڑھ سکتے ہیں' خواہ گھر پر پڑھیں یا کسی اور مسجد میں' البتہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہوجائے اور پھر اٹھ کر دو رکعتیں یا چار رکعتیں اشراق کی نماز پڑھے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ
سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

ہفت روزہ
ختمِ نبوّة

جلد:۲۳ ۔ شمارہ:۳ ۔ ۲۲ تا ۲۸/ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷/جون ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبد الرحیم اشعرؒ

اس شمارے میں

اداریہ		4
ناموس رسالت کے قانون کا از سر نو جائزہ	(مولانا اللہ وسایا)	7
عقیدۂ ختم نبوت	(محمد عمر ریاض عباسی)	9
مفتی نظام الدین شامزی جام شہادت نوش فرما گئے	(مولانا اللہ وسایا)	11
مفتی نظام الدین شامزی کا آخری اخباری بیان		13
حیات شہید ایک نظر میں	(اطہر عظیم)	14
عالمی خبروں پر ایک نظر		16
عالمگیر خراج عقیدت	(سید اطہر عظیم)	24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبد الناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موت العالم موت العالَم

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت

دنیائے اسلام کی معروف دینی شخصیت' ممتاز عالم دین' مذہبی اسکالر' متعدد کتابوں کے مصنف' استاذ العلماء' شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی اتوار کی صبح دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس موقع پر مفتی صاحب مرحوم کے صاحبزادے سلیم الدین اور ایک بھتیجے سمیت تین افراد زخمی ہوئے۔ دہشت گردوں کی تعداد آٹھ سے دس بتائی جاتی ہے جو دو کاروں اور ایک موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ حملہ آور اپنی موٹر سائیکل وہیں چھوڑ گئے جسے قبضے میں لے لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مفتی نظام الدین شامزی حسب معمول صبح پونے آٹھ بجے تدریس کے لئے اپنی رہائش گاہ واقع افشاں ٹیرس سے اپنی ڈبل کیبن گاڑی پر جامعہ علوم اسلامیہ تشریف لا رہے تھے۔ جونہی ان کی گاڑی جگر مراد آبادی روڈ پر مڑی تو گھات میں بیٹھے ہوئے دہشت گردوں نے آٹومیٹک ہتھیاروں سے ان کی گاڑی پر فائرنگ کردی جس سے مفتی نظام الدین شامزی کو سر' پیٹ' اور بازوؤں میں گولیاں لگیں اور ان کے ڈرائیور محمد طیب بھی زخمی ہوگئے۔ صاحبزادہ سلیم الدین شامزی نے جو گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے اپنے اسلحہ سے جوابی فائرنگ کی جس سے ایک حملہ آور زخمی ہوگیا جسے اس کے ساتھی اٹھا لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔ ملزمان کی فائرنگ سے سلیم الدین شامزی اور مفتی صاحب کے بھتیجے رفیع الدین بھی زخمی ہوگئے۔ فائرنگ کی خوفناک آوازیں سننے کے بعد جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ موقع پر پہنچ گئے جنہوں نے مفتی نظام الدین شامزی کو فوری طور پر لیاقت نیشنل ہسپتال پہنچایا جہاں مفتی صاحب زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔ مفتی صاحب کے چہرہ مبارک کے آخری دیدار کے لئے قطاریں لگ گئیں۔ پورا دن علماء اور مفتی صاحب کے عقیدت مند ایک دوسرے سے گلے مل کر روتے رہے۔ مفتی صاحب کی نماز جنازہ رات آٹھ بج کر دس منٹ پر جامعہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے پڑھائی جس میں مولانا فضل الرحمن' حضرت مولانا سلیم اللہ خان' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی' مفتی محمد زرولی خان' مفتی محمد جمیل خان سمیت پاکستان بھر کی اہم دینی' سماجی و سیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ مفتی صاحب کی نماز جنازہ سے قبل اور نماز جنازہ کے دوران پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے مسلسل بلاجواز فائرنگ اور آنسو گیس کے شیل پھینکنے کا سلسلہ جاری رہا جس سے علماء' عوام الناس اور جنازہ کے شرکاء کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد ازاں مفتی صاحب کی میت کو جامع مسجد خاتم النبیین' پوسٹ آفس سوسائٹی' نزد ابوالحسن اصفہانی روڈ' کراچی لے جایا گیا جہاں انہیں ان کی خواہش و وصیت کے مطابق ان کے شیخ و مرشد شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے پہلو میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اس موقع پر مفتی صاحب کو ان کے صاحبزادوں مولانا امین الدین شامزی' مولانا تقی الدین شامزی' بھائی ڈاکٹر عزیز الدین' داماد مولانا مستقیم' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے صاحبزادے مولانا محمد طیب لدھیانوی اور حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز حافظ عبدالقیوم نعمانی نے رات نو بجے لحد میں اتارا جبکہ قبر کی تکمیل رات ساڑھے نو بجے ہوئی۔

مفتی صاحب کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح دنیا بھر میں پھیل گئی۔ ٹیلی فون' فیکس' ای میل' ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ دنیا کے مختلف حصوں کے لوگوں کے اس واقعہ سے آگاہ ہوتے ہی اظہار مذمت و تعزیت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ قافلوں کے قافلے مختلف شہروں سے نماز جنازہ میں شرکت اور تعزیت کے لئے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن پہنچنے لگے۔ اس واقعہ کی مذمت اور اظہار تعزیت صدر جنرل پرویز مشرف' وزیر اعظم جمالی' اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوفی عنان' وفاقی وزراء' راؤ سکندر اقبال' شیخ رشید احمد' فیصل صالح حیات' اعجاز الحق' شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر' خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد' پیر طریقت سید نفیس شاہ الحسینی' شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان' مفتی محمد رفیع عثمانی' مولانا فضل الرحمن' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' قاری سعید الرحمن' قاضی حسین احمد'

مولانا سمیع الحق‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا سعید احمد جلال پوری‘ حافظ عبدالقیوم نعمانی‘ حافظ ریاض درانی‘ قاری محمد حنیف جالندھری‘ قاضی عبداللطیف‘ مفتی ابرار احمد‘ مولانا محمد شریف ہزاروی‘ علامہ ساجد نقوی‘ چوہدری شجاعت حسین‘ سردار فاروق احمد خان لغاری‘ راجہ ظفر الحق‘ مخدوم امین فہیم‘ مخدوم جاوید ہاشمی‘ رضا ربانی‘ محمد میاں سومرو‘ جنرل (ر) حمید گل‘ عمران خان‘ الطاف حسین‘ غنویٰ بھٹو‘ ڈاکٹر طاہر القادری‘ اصغر خان‘ آصف زرداری‘ حافظ حسین احمد‘ مولانا عبدالغفور حیدری‘ مولانا حامد الحق حقانی‘ منور حسن‘ شاہ فرید الحق‘ پروفیسر خورشید احمد‘ لیاقت بلوچ‘ پروفیسر غفور احمد‘ وزیر اعلیٰ سرحد اکرم درانی‘ گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد‘ وزیر اعلیٰ سندھ سردار علی محمد مہر‘ صوبائی وزراء امتیاز شیخ‘ عرفان اللہ مروت‘ عرفان گل مگسی‘ آفتاب شیخ‘ ناظم کراچی نعمت اللہ خان‘ نثار کھوڑو‘ آفاق احمد‘ ڈاکٹر فاروق ستار‘ اعجاز شفیع‘ ڈاکٹر معراج الہدیٰ‘ علامہ عباس کمیلی‘ علامہ حسن ترابی‘ مولانا حسن جان‘ مولانا فضل الرحیم‘ مولانا عبدالرحمٰن سلفی‘ مولانا عبدالصمد ہالیجوی‘ قاری فیض اللہ چترالی‘ علامہ احمد میاں حمادی‘ مفتی زرولی خان‘ قاری محمد عثمان‘ مولانا عبدالکریم عابد‘ مولانا محمد اسعد تھانوی‘ مولانا محمد خان شیرانی‘ مولانا عبدالواحد‘ مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ مولانا عبداللہ منیر‘ مولانا انوار الحق حقانی‘ مولانا حسین احمد شرودی‘ مکہ مکرمہ سے ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی‘ مولانا سیف الرحمٰن‘ مولانا سعید عنایت اللہ‘ مدینہ منورہ سے مولانا اخلد رشیدی‘ جدہ سے قاری رفیق‘ قاری اسامہ‘ قاری معاذ‘ گل شیر خان‘ بھارت سے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن‘ امیر الہند مولانا سیّد اسعد مدنی‘ مولانا سیّد ارشد مدنی‘ سری نگر سے علی گیلانی‘ امریکا سے قاضی فضل اللہ‘ مولانا فیض علی شاہ‘ مولانا محمد عادل خان‘ مولانا یوسف‘ مولانا روح الامین‘ مولانا عبید الرحمٰن‘ مولانا ممتاز الحق‘ زمبابوے سے مولانا احمد سیدات‘ دبئی سے مولانا لطف الرحمٰن‘ مولانا احمد الرحمٰن‘ زامبیا سے مولانا ادریس‘ مولانا محمد ایوب‘ موزمبیق سے مولانا نذیر‘ جنوبی افریقہ کے مولانا محمد بھام جی‘ مولانا شبیر احمد سالوجی‘ مولانا ظہیر احمد راگی‘ مولانا عباس جینا‘ مولانا محمد ایوب‘ مولانا محمد داؤد‘ مفتی رضاء الحق‘ مولانا علاؤ الدین‘ مولانا عبدالحمید‘ شیخ الحدیث مولانا ہارون‘ مولانا فیاض الرحیم‘ مولانا یونس پٹیل‘ مولانا یوسف مونیا‘ زبیر ویڈ‘ مولانا محمد ابراہیم بھام‘ صوفی ابراہیم بھام جی‘ مولانا محمد شبیر قاضی‘ احمد کترادا‘ احمد ویڈ‘ نذیر بدانی‘ مولانا محمد کاکا‘ حاجی غلام کاکا‘ شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمٰن‘ مولانا عبداللہ پاپا‘ مولانا موسیٰ پانڈور‘ یونس پراچہ‘ مولانا محمد نانا بھائی‘ فیصل مسعود‘ ڈاکٹر مسعود ولی حسن‘ برطانیہ سے مولانا منظور احمد الحسینی‘ مفتی سہیل احمد‘ مولانا حافظ اکرام الحق ربانی‘ مولانا عزیز الرحمٰن کراؤلے‘ قاری اسماعیل رشیدی‘ نعمان مصطفیٰ‘ اشفاق‘ مولانا طلحہ رحمانی‘ مفتی محمد اسلم‘ قاری محمد ہاشم‘ حافظ اکرام راجپڈیل‘ مولانا اسد میاں شاہ‘ مولانا موسیٰ پانڈور‘ جرمنی سے مولانا مشتاق الرحمٰن‘ مولانا محمد احمد‘ بنگلہ دیش سے مولانا شہید الاسلام‘ پاکستان کے مختلف شہروں سے مولانا نعیم امجد سلیمی‘ مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی‘ محمد عابد بنوری‘ مولانا عبداللہ‘ مولانا محمد عبید اللہ خالد‘ قاری عتیق الرحمٰن‘ قاری محمد ابراہیم‘ مفتی محمود الحسن‘ مولانا انعام‘ مولانا ظہور احمد علوی‘ قاری عبدالوحید قاسمی‘ مولانا عبدالعزیز‘ مفتی خالد میر‘ خالد جان بنوری‘ مفتی شہاب الدین پوپلزئی‘ مولانا نور الحق نور‘ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی‘ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر‘ مولانا محمد نذر عثمانی‘ قاری کامران احمد‘ مولانا عبدالسلام قریشی‘ مولانا عبدالرحیم رحیمی‘ مفتی حفیظ الرحمٰن‘ مولانا محمد راشد مدنی‘ مفتی محمد طاہر مکی‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا عبدالروف ربانی‘ مولانا محمد نذیر فاروقی‘ مفتی رویس خان ایوبی‘ مولانا محمد یوسف خان‘ شیخ الحدیث مولانا عبدالروف‘ قاری خلیل احمد بندھانی‘ مولانا محمد حسین ناصر‘ صوفی محمد مسکین سمیت دنیا بھر سے سیاسی و مذہبی رہنماؤں‘ زعمائے ملت اور اسلام اور علمائے کرام سے محبت وعقیدت رکھنے والے حضرات نے کیا۔ اس موقع پر ممتاز علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعہ میں ملوث افراد کو فوری طور پر گرفتار کرکے عبرتناک سزائیں دے۔ انہوں نے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کو شیخ یاسین کی شہادت کے ہم پلہ نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزی جیسی بے ضرر شخصیت کو شہید کرنا علم اور اہل علم ہی کا قتل نہیں بلکہ انصاف اور انسانیت کا بھی قتل ہے۔ عراق‘ فلسطین‘ افغانستان‘ چیچنیا کے بعد اب پاکستان کو بھی مسلمانوں کے لئے مقتل بنایا جارہا ہے۔ پاکستان میں جاری دہشت گردی کی وارداتوں کے پیچھے منظم گروہ کام کررہا ہے۔ اگر پاکستان میں علمائے کرام کا قتل عام اسی طرح جاری رہا تو ملک میں کسی بھی شریف آدمی کی جان ومال اور عزت کا محفوظ رہنا ناممکن ہوجائے گا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ مفتی نظام الدین شامزی اور ان جیسے دیگر علماء کی شہادت کے پیچھے امریکا‘ یہودی لابی اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ ہے جو پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلام کو پنپتے نہیں دیکھنا

چاہئیں۔انہوں نے سوال کیا کہ اگر علمائے کرام اور دینی مدارس دہشت گردی میں ملوث ہوتے تو آئے دن علمائے کرام دہشت گردی کا نشانہ کیوں بنتے۔علمائے کرام نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے اور ہم قانون کو ہرگز اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے لیکن مفتی نظام الدین کے قاتل عوامی غیض وغضب کا نشانہ بننے سے نہیں بچ سکیں گے اور عوام انہیں خود کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔انہوں نے کہا کہ حکومت امن وامان کی بحالی میں بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہے۔انہوں نے صوبائی حکومت کی برطرفی اور تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کی سیکیورٹی کے لئے فول پروف نظام کی تشکیل کا مطالبہ بھی کیا۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ مفتی نظام الدین شامزی کی شخصیت ہر قسم کی فرقہ واریت سے بالاتر تھی اور وہ شیعہ، سنی، بریلوی، اہلحدیث تمام مکاتب فکر کے نزدیک یکساں لائق احترام تھے۔اپنی ساری زندگی انہوں نے اتحاد بین المسلمین کے فروغ کے لئے گزاری۔وہ دنیا بھر کی دینی تحریکات کے سرپرست تھے۔وہ ایک بزرگ عالم دین ہی نہیں بلکہ دین کا درد رکھنے والی شخصیت تھے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کے سدباب کے لئے انہوں نے مثالی خدمات انجام دیں۔وہ مسلک حقہ کے ترجمان ومناد تھے، قرآن وحدیث کے مفسر وشارح تھے، فقہ وتصوف میں ان کی حیثیت مسلمہ تھی۔تقریر وخطابت کو ان پر ناز تھا۔ان کی شہادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، جمعیت علمائے اسلام کا مشترکہ نقصان ہے۔

ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے اور اسے فرقہ واریت کا واقعہ ہرگز نہ سمجھا جائے بلکہ اسے دہشت گردی کا واقعہ گردانتے ہوئے قادیانیوں کے اس واقعہ میں ملوث ہونے کے امکان کو نظر انداز نہ کیا جائے۔پچھلے چند سالوں سے جب سے ملک میں قادیانیوں کی سرگرمی میں تیزی آئی ہے اس وقت سے ممتاز علمائے کرام کو شہید کرنے کا عمل تیز ہوا ہے۔اس لئے علمائے کرام کی شہادتوں کے سلسلے کو روکنے کے لئے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

اس موقع پر ہم قارئین کو یہ یاد دلانا چاہیں گے کہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ شہادت ایک ایسے موقع پر پیش آیا تھا جب جنرل پرویز مشرف نے ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کا اعلان کیا تھا اور اب حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے جانشین حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کا سانحہ شہادت بھی ایسے موقع پر پیش آیا ہے جب جنرل پرویز مشرف نے ناموس رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس میں ترمیم کا اعلان کیا ہے۔یہ دونوں واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان اکابر کی شہادت میں ناموس رسالت کے دشمن ملوث ہیں۔حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد جنرل مشرف نے ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لینے کا اعلان کیا تھا۔اب بھی عوام یہ توقع رکھتی ہے کہ حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت کے بعد جنرل مشرف ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لینے کا اعلان کر کے پاکستان کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھیں گے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر، چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوۃ

ناموس رسالت کے قانون کا از سر نو جائزہ

مولانا اللہ وسایا

۱۶/مئی ۲۰۰۴ء کے اخبارات کے مطابق اسلام آباد کے انسانی حقوق کمیشن کے ایک کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت جناب پرویز مشرف نے کہا:

”حدود آرڈی نینس اور تحفظ ناموس رسالت کے قوانین کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔“

اس پر چند فوری گزارشات پیش خدمت ہیں:

”شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات“

صدر مملکت جناب پرویز مشرف جب سے برسر اقتدار آئے ہیں‘ اس وقت سے انہوں نے توہین رسالت کے قانون اور دیگر اسلامی دفعات کو ترجیحی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بنایا ہوا ہے:

الف:...... جناب پرویز مشرف نے برسر اقتدار آتے ہی جو کابینہ تشکیل دی‘ اس میں ان افراد کو چن چن کر شامل کیا گیا‘ جو این جی اوز کے نفس ناطقہ تھے‘ جن کی شہریت پاکستانی ہے اور آب و دانہ انہیں یورپی ممالک مہیا کرتے ہیں۔

ب:...... پورا یورپ‘ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہے۔

ج:...... جناب پرویز مشرف نے یورپ اور ان کے نمائندگان این جی اوز کے کارندوں کو اپنی حکومت میں بھرتی کرکے سرکاری ذرائع سے بھرپور فائدہ اٹھاکر دن رات اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص کے خلاف پروپیگنڈا کا موقع مہیا کیا۔

د:...... پاکستان کا سرکاری مذہب ”اسلام“ منتخب قانون ساز ادارہ قومی اسمبلی پاکستان نے منظور کیا۔ آئین میں اسے تحفظ حاصل ہے۔ تمام تر قوانین بالخصوص توہین رسالت کے قانون اور حدود کا قانون‘ ان دونوں قوانین کو اسلامی نظریاتی کونسل نے منظور کیا۔ وفاقی شرعی عدالت‘ وفاقی شریعت اپیل بینچ‘ سپریم کورٹ آف پاکستان نے فیصلے دیئے‘ قومی اسمبلی نے ان کی منظوری دی۔

ہ:...... انتہائی ٹھنڈے دل و دماغ سے جناب پرویز مشرف توجہ فرمائیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل‘ سپریم کورٹ‘ قومی اسمبلی کے فیصلہ کو متنازعہ بنانا یہ ملک و قوم کی کون سی خدمت ہے؟ غیروں کی غلامی‘ ان کی ہاں میں ہاں ملانے کی پالیسی پر عملدرآمد کے لئے ہم نے کہاں تک جانا ہے؟ آخر اس کی کوئی حد تو ہونی چاہئے۔ افغانستان‘ عراق‘ وانا اور پھر قوم کے محسن سائنسدانوں کے بعد ایک مسلمان ہونے کے ناطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس باقی رہ گئی تھی۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی عزت و ناموس کے تحفظ سے بھی دست بردار ہوجائیں گے؟

جناب پرویز مشرف توجہ فرمائیں:

☆...... امریکہ جو اپنے مخالفین کو گوانٹاناموبے لے جاتے ہوئے ان کی داڑھیاں مونڈھ دے۔

☆...... ان کو الف ننگا کرکے پلاسٹک کے کور میں پیک کرکے سامان کے تھیلوں کی طرح اٹھا اٹھاکر جہازوں میں پھینکے۔

☆...... گوانٹاناموبے کی جیل میں لے جاکر صلیب پرست‘ مسلمانوں کے سامنے گزشتہ چودہ صدیوں کی معزز شخصیات پر استہزاء کے نشتر چلائیں۔

☆...... صلیب پرست‘ عراق کی ابوغریب جیل میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو ننگا کریں۔

☆...... ان کے گلے میں رسا باندھ کر کتوں کی طرح بھونکنے پر مجبور کریں۔

☆...... صلیب پرست‘ ستر سالہ مسلمان بوڑھی عورت کو گدھی بناکر اس پر سواری کریں۔

☆...... صلیب پرست‘ مسلمان مردوں اور عورتوں کو ننگا کرکے ایک دوسرے سے بدکاری کرنے پر مجبور کریں۔

☆...... صلیب پرست‘ مسلمان قیدیوں کے ننگے جسموں کے نازک اعضاء کو سگریٹوں سے داغیں۔

☆...... صلیب پرست‘ زندہ قیدی کو برف کے بلاکوں سے باندھ کر موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد اس کی لاش پر امریکی فوجی ولا آویز مسکراہٹوں کے ساتھ مرنے والے کے منہ پر انگوٹھا رکھ کر اپنی تصویر بنوائے۔

ان کے گھناؤنے کردار پر اظہار نفرت اور ان

ختم نبوۃ

سے لاتعلقی تو درکنار بلکہ ان کے کہنے پر ایک مسلمان ہونے کے باوجود دنیائے کائنات کی سب سے معزز ذات گرامی محبوب رب العالمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ سے دستبردار ہوجائیں؟ فرمایئے اس کا کوئی جواز ہے؟

◈ توہین رسالت کے قانون سے دستبردار ہونا' اس میں ترمیم کرنا' اس میں رعایت برتنا دراصل اہانت رسول کرنے والوں کی وکالت کرنا ہے' اہانت رسول کے مرتکبین کو لائسنس دینا ہے کہ وہ جو چاہیں آپ ؐ کے متعلق کہیں' انہیں جو بھی سرکاری وقانونی سطح پر رعایت ممکن ہے ہم دینے کے لئے تیار ہیں؟ معاذ اللہ! اب ہم یہاں کھڑے ہیں۔

◈ مسیحی حضرات کی سب سے مقدس شخصیت سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں کی طرف سے دو ہزار سالہ الزامات کا قرآن' پیغمبر اسلام اور مسلمانوں نے جواب دیا۔ سو سال سے قادیانیوں کی طرف سے مسیح علیہ السلام پر اعتراضات کے جوابات امت محمدیہؐ دے رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے چودہ سو سال سے سیدنا مسیح علیہ السلام کے وکیل صفائی کا کردار ادا کررہے ہیں۔ مسلمان' سیدنا مسیح علیہ السلام کی عزت و ناموس کے پاسبان ہیں۔ اس پر شکریہ ادا کرنے کی بجائے الٹا یورپ و امریکا کے مسیحی اپنے نمائندگان' این جی اوز کے ذریعہ ہم سے لائسنس حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ ہم تمہارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کریں تو قانون ہمیں نہ روکے۔ ان کے اس مطالبہ کی ترجمانی کون کررہے ہیں؟ پاکستان کی اعلیٰ ترین شخصیت۔ آخر کیوں؟

◈ دنیا کے کسی ملک کے سپریم کورٹ' قومی اسمبلی کے فیصلوں پر دوسرے ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تنقید کرے؟ اور دباؤ ڈالے کہ تم اپنا قانون تبدیل کرو؟ امریکا کی قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو تبدیل کرنے کے لئے اخلاقی وقانونی طور پر ہمیں اجازت ہے کہ اس پر ہم آواز اٹھائیں؟ اگر ایسا نہیں تو لاوارث اور کمزور ملک پاکستان ہی رہ گیا ہے کہ اس کے قانون ساز اداروں کے فیصلوں کو تبدیل کرنے کے لئے ہم پر دباؤ ڈالا جاتا ہے؟ اور ہم ذہنی طور پر ان کے آگے اتنے مفلوج' اپاہج اور دریوزہ گر ہوگئے ہیں کہ ان کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے گلے پھاڑ پھاڑ کر اپنی نوکری پکی کرانے کی کوشش کررہے ہیں؟ آخر کیوں؟

◈ اگر ایک بدنصیب شخص کسی پیغمبر کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے قانون کے سپرد کرنا' عدالت پر معاملہ چھوڑنا بہتر ہے؟ یا ملزم کو رعایت دے کر اس پیغمبر کے ماننے والوں کے رحم و کرم کے اسے سپرد کردینا مناسب ہے کہ وہ جو چاہیں اس سے کریں؟ آخر جب قانون' پیغمبر کی عزت کی پاسبانی نہیں کرے گا تو کیا اس کے ماننے والوں میں سے بھی کوئی اپنے پیغمبر کی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے آمادہ نہ ہوگا؟ قانون میں رعایت دے کر ہم پورے ملک کو بدامنی کی طرف تو نہیں دھکیل رہے؟ برصغیر میں انگریز حکومت کے وقت مسلمانوں نے جان کا نذرانہ دے کر اہانت رسول کے مرتکبین کو لگام دی۔ تاریخ اس پر گواہ ہے' اس سے سبق حاصل کیا جاسکتا ہے' تاریخ سے سبق حاصل کرنے کے بجائے نئی تاریخ رقم کرنے کا سامان فراہم کرنا کیا یہ دانشمندی ہے؟

◈ جناب پرویز مشرف پر حملے ہوئے یا کرائے گئے' وہ کون لوگ تھے؟ پوری تندہی سے حکومت دن رات ایک کرکے ان کو تلاش کرنے کے درپے ہے۔ جناب پرویز صاحب! اپنی ذات کے دشمنوں یا ملک کے مخالفوں اور دشمنوں کو چن چن کر سبق سکھانا ضروری اور بہت ضروری!! اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں' مخالفوں اور ان کے خلاف زبان درازی کرنے والوں کو رعایت دینے کے درپے ہونا ایک مسلمان کے ناطے اس کا کوئی جواز ہے؟

◈ ان تمام کارروائیوں کے جواز کے لئے جو گھسی پٹی وجہ بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال ہورہا ہے' لیکن سوال یہ ہے کہ آخر یہی ایک قانون ہے جو غلط استعمال ہورہا ہے؟ کل کی بات ہے کہ آپ کے وزیر قانون خالد رانجھا نے کہا کہ پاکستان میں ۹۸ فیصد مقدمات جھوٹے قائم ہوتے ہیں۔ جی بسم اللہ! ہمت کیجئے' پورے قانون کو تبدیل کیجئے۔ پاکستان کو ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کی پوزیشن پر واپس لے جایئے۔ آج تک جن سابقہ حکمرانوں نے' ملک کے بانی حضرات نے' منتخب حضرات نے' قانون ساز اداروں' سپریم کورٹ نے جو کچھ کیا وہ غلط؟ وہ قانون کے غلط استعمال کو روکنے میں ناکام؟ آنجناب بصد عزت ووقار اس ملک کے حقیقی خیر خواہ' اس ملک کے واحد خیر خواہ' نئی بنیادوں پر' نئی لائنوں پر ملک کی نئی تعمیر کا نیا نقشہ' انجام گلستان کیا ہوگا؟ جناب یحییٰ خان نے جغرافیہ تبدیل کیا تھا' آپ نظریہ تبدیل کریں گے' نہ اسے کوئی روک سکا' نہ آنجناب کو کوئی روک سکے گا۔ بسم اللہ کیجئے' وقت سے فائدہ اٹھایئے' اس لئے کہ گیا وقت ہاتھ نہیں آتا' دیر نہ ہونے پائے۔

◈ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ اس کے تشخص کو ملیامیٹ کرنا آئین سے تجاوز کرنا ہے۔ اسلام کی روح پیغمبر علیہ السلام کی عزت و ناموس کا تحفظ ہے۔ اس میں دراڑ ڈالنے والے کو قانون کے ذریعہ دار پر کھینچنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اپنی ذات اور عزت و ناموس کے محافظ حکمرانوں کو پیغمبر علیہ السلام کی عزت و ناموس کا احساس کرنا چاہئے۔ یا اسلام

باقی صفحہ 10 پر

ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا گیا‘ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان دین کا بنیادی تقاضا ہے

محمد عمر ریاض عباسی

نبوت و رسالت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا‘ اپنے اتمام کو پہنچ کر ختم نبوت کے پیکر دل نواز میں ظہور پذیر ہوا‘ جس کے بعد نبوت و رسالت کے تمام تقاضوں کی تکمیل ہوگئی‘ اب قیامت تک کسی قوم‘ ملک یا زمانے کے لئے نبی اور رسول کی ضرورت باقی نہ رہی‘ اور مشیت الٰہی نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا‘ اب ہر زمانہ حضورؐ کا زمانہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء والمرسلین ہونا قرآن مجید نے بڑے واضح اور مدلل انداز میں بیان فرمایا ہے‘ ارشاد ربانی ہے: ”محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں‘ بلکہ وہ اللہ کے رسولؐ اور آخری نبیؐ ہیں (یعنی ان پر سلسلۂ نبوت ختم کیا جا رہا ہے) اور اللہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے۔“ (سورۃ احزاب)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان انبیائے کرام علیہم السلام کے سامنے یوم میثاق میں فرما دیا تھا۔ ارشاد ہوا: ”اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کردوں‘ پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسولؐ تشریف لائے‘ جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو‘ جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے۔“ (سورۃ آل عمران)

اس آیت مبارکہ میں نہ صرف عظمت رسالت نبوی کا ذکر ہو رہا ہے بلکہ اس میں ختم نبوت کا بیان بھی موجود ہے‘ یعنی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ انبیائے کرام علیہم السلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرما رہا ہے کہ جب تم سب آ چکو گے اور اپنی اپنی نبوتوں کے زمانے گزار چکو گے تو پھر تم سب کے آخر میں‘ ایک محبوب رسولؐ آئے گا اور ان کے بعد کسی حال میں کوئی نیا نبی یا رسول اللہ نہیں آئے گا‘ دوسرا یہ کہ حضور اکرمؐ تمام انبیاء کے مصدق ہیں‘ یعنی تصدیق کرنے والا اور مصدق تو سب سے آخر میں آتا ہے‘ لہٰذا آپؐ مبشر بھی ہیں اور خاتم الانبیاء والمرسلین بھی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: بے شک میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک خوب صورت محل تعمیر کیا اور اسے اچھی طرح سجایا‘ لیکن محل کے کسی حصے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی‘ لوگ اس محل کو دیکھنے آتے اور اس کی خوبصورتی کی داد دیتے اور دریافت کرتے کہ یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضورؐ نے فرمایا: ”پس میں وہی اینٹ ہوں اور سلسلۂ انبیاء کرام کا اختتام کرنے والا ہوں۔“ (بحوالہ صحیح بخاری‘ کتاب المناقب‘ احمد بن حنبل‘ المسند)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اسم گرامی عاقب ہے‘ جس کا معنی ہے: ”سب سے پیچھے آنے والا“ یعنی جو سب سے آخر پر ہوا‘ جس کے بعد کوئی نہ ہو۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدار دو عالمؐ نے فرمایا: ”میں محمد ہوں‘ احمد ہوں‘ میرے ذریعے کفر کو مٹایا جائے گا‘ میں حاشر ہوں کہ لوگ روز محشر میرے بعد اٹھائے جائیں گے‘ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“ (صحیح مسلم‘ کتاب الفضائل)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: ”اب نبوت اور رسالت کا انقطاع عمل میں آ چکا ہے‘ لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔“ (ابن کثیر‘ تفسیر قرآن العظیم)

حضور نبی محتشمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی نہ صرف نشاندہی کر دی بلکہ ان کی تعداد بھی بیان فرما دی تھی۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ خاتم الانبیاءؐ نے فرمایا: ”میری امت میں تین اشخاص کذاب ہوں گے‘ ان میں سے ہر کذاب کو گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے‘ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں‘ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“ (ابوداؤد‘ السنن‘ کتاب الفتن)

سیدنا فاروق اعظمؓ حضور ختمی مرتبتؐ کے جلیل القدر صحابیؓ اور خلیفہ ثانی تھے‘ حضرت عمرؓ کی شان میں حضورؐ کا درج ذیل فرمان آپؐ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ

ختم نبوة

عمر بن خطابؓ ہوتے۔" (مستدرک حاکم)

غزوۂ تبوک کے جملہ اقدامات مکمل تھے اور اسلامی لشکر روانہ ہونے والا تھا' مگر حضرت علی المرتضیٰؓ کو غزوۂ تبوک میں لشکر اسلام کے ساتھ جانے کی اجازت نہ ملی' اس پر وہ بارگاہ نبویؐ میں ملتمس ہوئے کہ یارسول اللہ! آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں' تو آپؐ نے فرمایا: "کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (ابن ماجہ' السنن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: "بنی اسرائیل کے انبیاء بنی اسرائیل کا سیاسی نظام چلاتے تھے' جب کوئی نبی وصال پا جاتا تو دوسرا نبی ان کا جانشین ہوتا' بے شک' میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' البتہ خلفاء ہوں گے۔" (ابن ابی شیبہ' صحیح بخاری المصنف' کتاب احادیث الانبیاء)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی آخرالزماں اور آپؐ کی امت آخری امت ہے۔ حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: "میں خاتم النبیینؐ ہوں اور تم آخری امت ہو۔" (ابن ماجہ' السنن' کتاب الفتن)

"حجۃ الوداع" کے موقع پر آپؐ نے فرمایا: "میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔" (ہیثمی' مجمع الزوائد)

غرض حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی آخرالزماں ہونا ایک ابدی اور ناقابل تردید حقیقت ہے جسے قرآن وحدیث کی رو سے بیان کیا گیا ہے' ہر مسلمان کو عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس کے تحفظ کی خاطر اپنا عملی کردار ادا کرنا ناگزیر ہے۔

☆☆..........☆☆

بقیہ ناموس رسالت کا قانون

اور پاکستان کی بقا کا راز ہے۔ اس سے دستبردار ہونا اپنی حمیت سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے۔

آخر میں بے جا نہ ہوگا کہ ایک تاریخی واقعہ نقل کردیا جائے۔ انگریز حکمران ہر سال گرمیوں کے موسم میں لندن میں ایک سرکاری تقریب منعقد کرکے ہندوستان کے تمام رؤسا' وڈیروں' جاگیرداروں کو مدعو کرتے تھے' جن میں دیگر ہندوستانی رؤسا کے علاوہ نواب آف بہاولپور بھی شامل ہوتے تھے۔ ایسے ہی ایک اجتماع کے موقع پر نواب بہاولپور نے جناب عمر حیات ٹوانہ سے کہا کہ میری ریاست بہاولپور کی عدالت میں قادیانیوں سے متعلق ایک کیس زیر سماعت ہے۔ انگریز حکومت کا مجھ پر دباؤ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف فیصلہ نہ ہو' مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اس پر جناب عمر حیات ٹوانہ نے کہا کہ نواب صادق صاحب! انگریز نے ہم سے حکومت' اقتدار' خزانہ' عزت وناموس سب کچھ لے لیا ہے' کیا اب وہ ہم مسلمانوں سے آخری متاع عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی عزت وناموس بھی ہتھیانے کے درپے ہے؟ یہ کہہ کر عمر حیات ٹوانہ نے کہا کہ نواب صاحب! ڈٹ جائیں' اس متاع عزیز کا تحفظ کریں' ہم سے انگریز یہ چھیننے نہ پائے۔ اس پر وہ دونوں یعنی عمر حیات ٹوانہ اور نواب صاحب انگریزوں کے سامنے ڈٹ گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ' خواجہ خواجگان' شیخ المشائخ' حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی روایت کے مطابق مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے یہ واقعہ سنا کر فرمایا کہ ان دونوں کی نجات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ڈٹ گئے۔ فرمایئے جناب پرویز مشرف صاحب! تاریخ میں آپ کیا رقم کرانا چاہتے ہیں؟ ڈٹ گئے یا ہٹ گئے؟؟؟

☆☆..........☆☆

ٹنڈو آدم میں مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر تعزیتی اجتماع

ٹنڈو آدم (مفتی محمد طاہر مکی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن' جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث' جانشین شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ حضرت مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے قانونی مشیر منظور احمد میؤ راجپوت نے علامہ احمد میاں حمادی کو دی۔ باقی ساتھی جیو ٹیلیویژن وغیرہ پر خبر سن کر غم سے نڈھال' اشک بار آنکھوں سے دفتر ختم نبوت پہنچنا شروع ہوگئے۔ اس موقع پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا' جس میں مقامی امیر حکیم حفظ الرحمٰن' مرکزی مبلغ علامہ محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی' شبان ختم نبوت کے قاری بہاؤالدین' محرم علی راجپوت' انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے امیر حافظ محمد زاہد حجازی' حافظ فرقان بسطامی اور تمام کارکنان اور ٹنڈو آدم کے شہریوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیک تین سال قبل حکومت نے ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کا نعرہ بلند کیا تھا اور مسلمانوں کا ذہن ادھر سے ہٹانے کے لئے حضرت شیخ لدھیانویؒ کو شہید کردیا گیا تھا اور اب بھی وہی حالات ہیں اور حضرت شامزی کو راہ سے ہٹایا گیا ہے۔ حکومت بخوبی جان لے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر مسلمانوں نے ہزاروں جانوں کا نذرانہ پیش کیا مگر ناموس رسالت کا تحفظ کیا۔ اگر یہ شہادت اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ ہمارے ذہن اس مطالبے سے ہٹ جائیں گے تو یہ حکومت کی بھول ہے۔

ختم نبوۃ

مفتی نظام الدین شامزئی جام شہادت نوش فرما گئے

مولانا اللہ وسایا

مخدوم العلماء و الصلحاء‘ بزرگ عالم دین‘ فاضل اجل‘ مجاہد فی سبیل اللہ‘ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث‘ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی ۳۰/مئی بروز اتوار صبح پونے آٹھ بجے شہید کردیے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی ۱۲/جولائی ۱۹۵۲ء کو گاؤں فاضل بیگ گھڑی‘ تحصیل مٹہ‘ علاقہ شامزئی‘ سوات میں جناب حبیب الرحمن شامزئی کے گھر پیدا ہوئے۔ مینگورہ سوات کے مدرسہ مظہر العلوم میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ دورۂ حدیث کی تکمیل جامعہ فاروقیہ کراچی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان کے پاس کی۔ اپنی مادر علمی جامعہ فاروقیہ میں بیس سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ جامعہ فاروقیہ میں ہی دارالافتاء کی مسند کے صدر نشین رہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے معمار ثانی‘ یادگار اسلاف حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن مرحوم کی مردم شناسی نے کام کیا۔ مفتی نظام الدین شامزئی جامعہ فاروقیہ کراچی سے ۱۹۸۸ء کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں استاذ حدیث کے طور پر تشریف لائے۔ قدرت حق نے کرم کیا‘ آپ کی علمی مخلصانہ خدمات کو شرف قبولیت سے نوازا۔ آپ کے تبحر علمی کے جوہر کھلے۔ ۱۹۹۸ء میں انور شاہ زمانہ‘ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی مسند حدیث کے وارث قرار پائے۔ اس وقت سے شہادت تک آپ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے شیخ الحدیث رہے جبکہ شعبہ تخصص فی الفقہ کے بھی آپ سربراہ تھے۔

قدرت حق نے آپ کو خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ بے حد محقق عالم دین تھے۔ جذبہ صادق کے ساتھ دین کی خدمت وصیانت کے لئے آپ زندگی بھر کوشاں رہے۔ برطانیہ‘ جرمنی‘ جنوبی افریقہ‘ زامبیا‘ زمبابوے میں تبلیغ اسلام کے لئے آپ کے متعدد اسفار ہوئے۔ اندرون ملک کی اکثر جامعات میں ختم بخاری کے اجتماعات میں آپ شرکت کرتے۔ وطن عزیز کے علمائے کرام کی نامور نمائندہ جماعت جمعیت علمائے اسلام کی شوریٰ کے آپ رکن رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گرانقدر اور مثالی خدمات سرانجام دیں۔ اس جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے آپ رکن رکین تھے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی آنکھوں کے آپ تارا تھے۔ پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کا آپ کو اعتماد حاصل تھا۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن مقرر ہوئے‘ کسی ایک اجلاس میں شرکت سے ناغہ نہیں ہوا۔ اسلام آباد‘ چناب نگر‘ ایبٹ آباد‘ ملتان‘ ٹنڈو آدم‘ میرپور خاص کی ختم نبوت کانفرنسوں میں آپ کا بڑے اہتمام کے ساتھ بیان ہوتا تھا۔ یکم صفر ۱۴۲۵ھ کو ملتان میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ اس روز بعد نماز عشاء ملتان کی ختم نبوت کانفرنس میں رات کے اجلاس میں حضرت امیر مرکزیہ کی آمد تک آپ نے حضرت دامت برکاتہم کی نیابت میں کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ اگلے روز جمعہ سے قبل آپ کا ایمان افروز‘ معلومات سے بھرپور‘ مجاہدانہ علمی بیان ہوا۔ مسجد کے محراب سے لے کر دفتر کے صحن کے آخری کونہ تک ہزاروں بندگان خدا کے اجتماع عظیم میں آپ کا بیان سن کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے علم وفضل کا سمندر موجزن ہو۔

اسی اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ حضرت امیر مرکزیہ اور حضرت نائب امیر دامت برکاتہم اپنے بڑھاپے کے باعث ملک کے طول وعرض میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں میں شریک نہیں ہوسکتے۔ ان اکابر کی نمائندگی اور جانشینی کے لئے پورے اجلاس کی نظر آپ کی ذات گرامی پر پڑی‘ اور آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے ختم نبوت کانفرنسوں میں اپنے اکابر کی نمائندگی کا وعدہ کیا۔ بلامبالغہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی اس وقت قافلہ حق کے سالار کارواں تھے۔ قدرت نے آپ کو ہردلعزیزی کی نعمت سے وافر حصہ دیا تھا۔ آپ نے سندھ یونیورسٹی

ختم نبوۃ

سے پی ایچ ڈی کیا' دینی و دنیوی علوم کے آپ شناور تھے۔ عالمی حالات پر آپ کی نظر تھی۔ بہت صائب الرائے تھے' امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں اور نت نئے مسائل کا آپ گہرائی سے مطالعہ کرتے اور پھر پریس کے ذریعہ پورے عالم کے مسلمانوں کی آپ رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے۔ آپ کی رائے اور رہنمائی کو حرف آخر کا درجہ حاصل ہوتا تھا۔

افغانستان' وانا' عراق اور دیگر قومی' ملکی اور انٹرنیشنل مسائل پر دینی رہنمائی کے لئے عالم اسلام کے مسلمانوں کی نظریں آپ پر ہوتی تھیں۔ اندرون وبیرون ملک قومی کانفرنسوں' میڈیا کی ورکشاپوں میں آپ کی شرکت سے مسلمانوں کو ایک حوصلہ ملتا تھا۔ آپ کی جچی تلی نرم الفاظ' دلائل سے بھرپور رائے کو بڑی وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ موجودہ جدید میڈیا کی جس نشست میں آپ تشریف لے گئے وہاں دوست و دشمن نے آپ کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ آپ بہت معتدل مزاج عالم دین تھے۔ طبعاً شریف آدمی تھے' دوست پرور تھے' ہنس مکھ تھے' یبوست و تصنع سے کوسوں دور تھے۔ آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ علم و عمل' اخلاق و مروت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ آپ کے دم قدم سے علم کی آن بان قائم تھی۔ آپ نے ہمیشہ اعلائے کلمۂ حق کے لئے پہل کی۔ استقامت کی بلندیوں پر آپ فائز تھے۔ علم کے میدان میں پیچ و تاب رازیؒ اور سوز و ساز رومیؒ کے علمبردار تھے۔ گفتگو مربوط ہوتی تھی۔ بولتے کیا تھے' گویا موتی رولتے تھے۔ کسی حدیث کی تشریح' یا فقہی مسئلہ کی گتھی سلجھاتے تو محدثین زمانہ اور فقہائے وقت کو محو حیرت کردیتے تھے۔ ان کا ایک ایک لفظ احتیاط کے ترازو میں تولا ہوا ہوتا تھا۔ زبان و بیان میں کوثر و تسنیم کی آمیزش کا سماں معلوم ہوتا تھا۔ ان کی زبان حق ترجمان سے جو لفظ نکلتا تھا دل و دماغ میں پیوست ہوجاتا تھا۔ علمی گرفت ایسی آہنی ہوتی تھی کہ فریق مخالف تڑپ اٹھتا تھا۔ آپ کا وجود آبروئے علماء تھا۔ ان کے دم قدم سے فضلائے قدیم کی یادیں تازہ ہوجایا کرتی تھیں۔ جس مجلس میں آپ تشریف لے گئے۔ وہاں اپنا لوہا منوایا۔ اس دھرتی پر آپ کا وجود آیت من آیات اللہ تھا۔ صحیح بخاری و سنن ترمذی پر آپ کے درسی افادات پر ابن حجرؒ کی روح کا پرتو نظر آتا ہے۔

آپ نے ظہور مہدی کے نام سے ایک کتاب لکھی تو رافضیت و خارجیت کو چت لٹا دیا۔ اس عنوان پر یہ کتاب حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد روزنامہ جنگ کراچی کے کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے آپ نگراں مقرر ہوئے تو پوری دنیا میں حضرت لدھیانویؒ کے چشمہ فیض کو جاری و ساری رکھا۔ کروڑوں بندگان خدا کی دینی رہنمائی آپ نے کی۔ آپ کے شاگردوں کی عرب و عجم' افریقہ و امریکا میں ایک کھیپ موجود ہے' جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ فرقہ پرست افراد اور اداروں کو راہ اعتدال پر لانے کے لئے آپ نے مقدور بھر کوشش کی۔

جہادی گروپس کی باہمی رنجش اور جنگ ہوس زرگری میں اصلاح احوال کے لئے مخلصانہ سعی کی۔ اگر بے مہار لوگوں کی روش میں فرق نہ آیا تو پتھر بھاری سمجھ کر چوم کر رکھ دیا۔ اتحاد بین المسلمین کے آپ داعی تھے۔ جمعیت علمائے اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اعتدال کی پالیسی پر نہ صرف کاربند بلکہ اس کے مبلغ و منادی تھے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ جہاں علم کے پہاڑ تھے' وہاں آپ روحانیت کی بھی بلندیوں پر فائز تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ خانوادہ تھانہ بھون کے چشم و چراغ حضرت مولانا فقیر محمد پشاوریؒ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور خانوادہ رائے پور کے حدی خواں حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم سے بالترتیب بیعت کا آپ کو شرف حاصل تھا۔ آخر الذکر دونوں حضرات کے آپ خلیفہ مجاز تھے۔ غرض ظاہری و باطنی علوم کے آپ وارث و امین تھے۔ آپ کے ارادت مندوں کی اندرون و بیرون ملک کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کم وقت میں آپ سے بہت زیادہ خیر و برکت کا کام لیا۔ دیر سے آئے' دور تک گئے کا مصداق تھے۔ آپ کے معاصر آپ کی راہوں کو دیکھتے رہ گئے۔ آپ کے دوستوں کا بہت بڑا حلقہ تھا' جس میں دینی و دنیاوی وجاہت والوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سخاوت کی نعمت سے نوازا تھا۔ دینی مدارس اور بالخصوص دور دراز کے پسماندہ علاقوں کے کئی مدارس کی خاموشی سے آپ امداد کرتے تھے۔ آپ کے دروازہ پر جو آیا آپ نے اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔

چلنے میں علم کا وقار' چہرہ پر صلحاء کا نور تھا' بہت وجیہ انسان تھے۔ انتہائی سادہ طبیعت تھے۔ ہمیشہ اجلی سیرت کے ساتھ اجلا لباس زیب تن کیا۔ آپ کی ذات گرامی سے ہزاروں یادیں وابستہ تھیں۔ آپ کا خلاء مدتوں پُر نہ ہوگا۔ ایسے وقت میں ہم سے جدا ہوئے کہ دور دور تک ان کی فکر کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا' دشمن نے امت کے سینہ پر وہ تیر مارا جس سے پوری امت کا جگر پاش پاش ہوگیا۔ ۳۰/مئی ۲۰۰۴ء بروز اتوار صبح پونے آٹھ بجے نہادھو کر باوضو نیا لباس پہن کر قال اللہ و قال رسول اللہ کا درس دینے کے لئے

اپنے مکان سے اترے، گاڑی میں بیٹھے، چند قدم کے فاصلہ پر ابلیسی دشمن گھات لگائے بیٹھا تھا۔ وار ایسا کیا کہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کے واقعہ شہادت کی خبر پورے پاکستان میں بجلی کی کوندی کی طرح پھیل گئی۔ ہسپتال سے ضروری قانونی کارروائی کے بعد آپ کی نعش کو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن لایا گیا۔ جامعہ کے در و دیوار سوگوار تھے۔ آپ کے وصال کے سانحہ نے حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ حضرت مولانا مفتی ولی حسنؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ کے وصال کے صدمات کو تازہ کر دیا۔ جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن اجڑ گیا۔ ملک بھر میں آپ کے رفقاء آپ کے سایۂ محبت سے محروم ہو گئے۔ آپ کے شاگردان آپ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ آپ کی اولاد یتیم ہو گئی۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی مسند حدیث خالی ہو گئی۔ آپ کیا گئے ایک عالم سونا ہو گیا، سچ کہا کہنے والے نے کہ: مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

اپنے شیخ اور ہمارے مخدوم شہید اسلام حضرت لدھیانویؒ کے مشن کی زندگی بھر آبیاری کے بعد ان کے قائم کردہ گلشن ''جامع مسجد خاتم النبیین'' کے پاس اپنے شیخ کے پہلو میں محو استراحت ہو گئے۔ عاش سعید او مات سعیدا۔ خوب گزرے گی جو ایک ساتھ رہیں گے شہیدان تین۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر مبارک کو بقعۂ نور بنائے، پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ جامعہ علوم الاسلامیہ کی اللہ رب العزت حفاظت فرمائے اور مفتی صاحب کا نعم البدل نصیب فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم۔

☆☆..........☆☆

مفتی نظام الدین شامزی کا آخری اخباری بیان

کراچی (پ ر) طلباء اور عوام الناس کو دین سے دور رکھنے کی کوشش کرنے والے اور انہیں دینی رہنماؤں کی باتوں میں نہ آنے کی تلقین کرنے والے مشرکین مکہ کی زبان بول رہے ہیں۔ مساجد و مدارس اور دینی رہنما انتہا پسندی کے فروغ میں ملوث نہیں بلکہ پرویز مشرف اور ان کے امریکی آقا پاکستان سمیت دنیا بھر میں انتہا پسندی کے فروغ کے اصل ذمہ دار ہیں۔ مسلمانوں کو تحمل کی تلقین کرنے والے خود غیر متحمل ہیں۔ اسلام اور دینی رہنماؤں نے انگریزی تعلیم سے کبھی نہیں روکا بلکہ اس کے منفی اثرات قبول کرنے سے روکا ہے۔ جنرل مشرف بتائیں کہ ملک میں ہزاروں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے باوجود ان اداروں سے ملک کو علماء دین کیوں نہیں ملتے۔ یہ کیسا سسٹم اور نظام تعلیم ہے جو معاشرے کی ناگزیر ضرورت دین سے نوجوانوں کو محروم رکھ رہا ہے۔ حدود آرڈیننس میں موجود قوانین کو کسی صورت تبدیل کرنے یا ان پر نظر ثانی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ قوانین چودہ سو سال سے اسی طرح چلے آ رہے ہیں اور انسانوں نے انہیں بنایا نہیں بلکہ نافذ کیا ہے۔ کاروکاری یا قرآن سے شادی جیسی غیر اسلامی رسومات کی تلقین اسلام یا علماء کرام نے نہیں کی بلکہ وہی وڈیرے اور جاگیردار اس میں ملوث ہیں جن کے کاندھوں پر بیٹھ کر جنرل مشرف صدر بنے ہیں۔ مسلمانوں اور علماء کرام کو مذہبی جنونی کہنے والے جنرل مشرف خود سیکولر جنونی اور سیکولر انتہا پسند ہیں۔ پاکستان میں کوئی کسی پر زبردستی اپنا عقیدہ مسلط نہیں کر رہا بلکہ صرف مغرب کے ایماء پر کام کرنے والی این جی اوز ملک میں اپنے آقاؤں کے مذہبی عقائد کو مسلط کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی کے نام پر جنرل مشرف ملک میں اسلام کی حوصلہ شکنی کے ایجنڈے پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ ان کے ایماء پر مساجد اور دینی مدارس کو کھلے عام نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ علماء کرام کی بے حرمتی کی جا رہی ہے اور سرکاری طبقہ انہیں برے ناموں سے پکارنے کو باعث فخر سمجھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کو تاراج کرنے کی کھلی چھٹی دینے والے سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگا کر کیا تاثر دینا چاہتے ہیں؟ ''مذہبی جنونی'' کے الفاظ کا بار بار استعمال جنرل مشرف کی بیمار ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ عوام جنرل مشرف کو نیا ''دین الٰہی'' گھڑنے اور ''اکبر اعظم'' بننے نہیں دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مفتی نظام الدین شامزئی اور دیگر ممتاز علماء کرام ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا سید حماد اللہ شاہ، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا احسان اللہ ہزاروی نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی فتوے کو فضول باتیں کہنے سے پہلے جنرل مشرف اپنی عقل بھی استعمال کر لیا کریں کیونکہ ایسی احمقانہ باتیں کہنے والے کو عقل کا اندھا کہا جاتا ہے۔ جنرل مشرف اسلام کا مقابلہ کرنے کھڑے ہوئے ہیں اور اس مقابلہ میں انہیں منہ کی کھانا پڑے گی۔ جنرل مشرف اگر سب سے پہلے پاکستان کے نعرے میں واقعی سنجیدہ ہیں تو پھر وہ امریکا اور بش کی اسلام دشمن اور مسلم کش پالیسی پر کیوں عمل کر رہے ہیں؟ ناموس رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس پر نظر ثانی کی باتیں کرنے والے اللہ اور رسول ﷺ کے باغی اور پاکستان کے غدار ہیں۔ دنیا کے کسی مدرسے میں لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال نہیں ہو رہا بلکہ علماء کرام خود لاؤڈ اسپیکر کے غلط استعمال کے مخالف ہیں۔

حیات شہیدؒ ایک نظر میں

سن ولادت:...... 12 جولائی 1952ء (بمطابق شناختی کارڈ)

سن شہادت:...... 30 مئی 2004ء

جائے پیدائش:...... گاؤں فاضل بیگ گھڑی' تحصیل مٹہ' علاقہ شامزئی' سوات۔

والد کا نام:...... حبیب الرحمٰن شامزئی

ابتدائی تعلیم:...... مدرسہ مظہر العلوم مینگورہ (سوات)' تکمیل درس نظامی (ایم اے عربی' ایم اے اسلامیات) جامعہ فاروقیہ کراچی۔ پی ایچ ڈی سندھ یونیورسٹی (امام بخاریؒ کے شیوخ پر "شیوخ بخاری" کے نام سے تحقیقی مقالہ لکھا)۔

ممتاز اساتذہ:...... حضرت مولانا سلیم اللہ خان (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان' مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی)' مولانا فضل محمد سواتی مرحوم' مولانا عنایت اللہ' مولانا فیض علی شاہ مرحوم۔

تدریس:...... تعلیم سے فراغت کے بعد بیس سال کے لگ بھگ عرصہ جامعہ فاروقیہ میں تدریس کی اور رئیس دارالافتاء کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 1988ء میں مفتی احمد الرحمٰن کی دعوت پر اس وقت سے لے کر اب تک جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں استاد حدیث اور نگراں وصدر شعبہ تخصص فی الفقہ (پی ایچ ڈی ان فقہ) کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ 1997-98ء کے تدریسی سال میں مولانا حبیب اللہ مختار شہید (مہتمم بنوری ٹاؤن) کی شہادت کے بعد شیخ الحدیث کے منصب جلیلہ پر فائز کیے گئے اور تادم شہادت اس منصب پر فائز رہ کر اہم ترین تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ شہادت کے وقت صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی تدریس ان کے ذمہ تھی۔

تبلیغی اسفار:...... برطانیہ' جرمنی سمیت یورپ کے مختلف ممالک کے علاوہ جنوبی افریقہ' زامبیا' زمبابوے میں مختلف مواقع پر لیکچرز دیئے اور دینی اجتماعات میں شرکت کی۔

ترتیب: اطہر عظیم

تصانیف:...... ظہور امام مہدیؒ۔ حدیث کی کتاب صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی ان کے درسی افادات پر مبنی شرح۔ متعدد کتابوں پر پیش لفظ اور تقاریظ لکھیں۔

صحافت سے وابستگی:...... مفتی صاحب مرحوم 2000ء سے (یعنی گزشتہ چار سالوں سے) روزنامہ جنگ کراچی کے ہفتہ وار کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے تحت دنیا بھر کے مختلف افراد کے دین سے متعلق سوالات واشکالات کے جوابات دے رہے تھے اور لاکھوں افراد کی شرعی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔

جہاد سے وابستگی:...... افغانستان پر روسی حملے کے خلاف ہونے والے جہاد میں عملی شرکت کی۔ مجاہدین کی سرپرستی کی۔ طالبان حکومت کی سرپرستی کی۔ امریکا کے افغانستان پر حملے کے حوالے سے امریکا کے خلاف فتویٰ دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ "اس وقت افغانستان کے مسلمانوں پر دنیا بھر کے یہودیوں نے اور عیسائیوں نے جو حملے شروع کر رکھے ہیں' اب دنیا کے تمام مسلمانوں پر اس وقت جہاد فرض ہے اور اپنے افغان بھائیوں کی مدد کرنا یہ بھی تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔"

دینی جماعتوں سے وابستگی:...... جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمٰن) کی مجلس شوریٰ کے ممبر رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے تاحیات ممبر رہے۔ مفتی محمود اکیڈمی کے نگران تھے۔

فرقہ واریت سے نفرت:...... مفتی نظام الدین شامزئیؒ فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ فسادات سے سخت دلبرداشتہ تھے۔ وہ اسے اسلام اور ملک کے لئے سنگین خطرہ سمجھتے تھے۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے قائل تھے۔ دور حاضر کی فرقہ وارانہ تنظیموں کے وجود سے نالاں تھے اور ان کے طرز عمل کو اسلام کے لئے سخت مضر سمجھتے تھے۔

پسماندگان:...... بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ تمام اولاد حافظ قرآن اور عالم دین ہے۔ بیٹوں کے نام تقی الدین' امین الدین اور سلیم الدین ہیں۔ سلیم الدین ان کے ساتھ زخمی

ختم نبوۃ

حیات شہیدؒ ایک نظر میں

سن ولادت:...... 12 جولائی 1952ء (بمطابق شناختی کارڈ)

سن شہادت:...... 30 مئی 2004ء

جائے پیدائش:...... گاؤں فاضل بیگ گھڑی' حجرہ' تحصیل مٹہ' علاقہ شامزئی' سوات۔

والد کا نام:...... حبیب الرحمٰن شامزئی

ابتدائی تعلیم:...... مدرسہ مظہر العلوم مینگورہ (سوات)' تکمیل درس نظامی (ایم اے عربی' ایم اے اسلامیات) جامعہ فاروقیہ کراچی۔ پی ایچ ڈی سندھ یونیورسٹی (امام بخاریؒ کے شیوخ پر ''شیوخ بخاری'' کے نام سے تحقیقی مقالہ لکھا)۔

ممتاز اساتذہ:...... حضرت مولانا سلیم اللہ خان (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان' مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی)' مولانا فضل محمد سواتی مرحوم' مولانا عنایت اللہ' مولانا فیض علی شاہ مرحوم۔

تدریس:...... تعلیم سے فراغت کے بعد بیس سال کے لگ بھگ عرصہ جامعہ فاروقیہ میں تدریس کی اور رئیس دارالافتاء کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 1988ء میں مفتی احمد الرحمٰن کی دعوت پر اس وقت سے لے کر اب تک جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں استاد حدیث اور نگران وصدر شعبہ تخصص فی الفقہ (پی ایچ ڈی ان فقہ) کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ 1997-98ء کے تدریسی سال میں مولانا حبیب اللہ مختار شہید (مہتمم بنوری ٹاؤن) کی شہادت کے بعد شیخ الحدیث کے منصب جلیلہ پر فائز کیے گئے اور تادم شہادت اس منصب پر فائز رہ کر اہم ترین تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ شہادت کے وقت صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی تدریس ان کے ذمہ تھی۔

تبلیغی اسفار:...... برطانیہ' جرمنی سمیت یورپ کے مختلف ممالک کے علاوہ جنوبی افریقہ' زامبیا' زمبابوے میں مختلف مواقع پر لیکچرز دیے اور دینی اجتماعات میں شرکت کی۔

ترتیب: اطہر عظیم

تصانیف:...... ظہور امام مہدیؒ۔ حدیث کی کتاب صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی ان کے درسی افادات پر مبنی شرح۔ متعدد کتابوں پر پیش لفظ اور تقاریظ لکھیں۔

صحافت سے وابستگی:...... مفتی صاحب مرحوم 2000ء سے (یعنی گزشتہ چار سالوں سے) روزنامہ جنگ کراچی کے ہفتہ وار کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے تحت دنیا بھر کے مختلف افراد کے دین سے متعلق سوالات واشکالات کے جوابات دے رہے تھے اور لاکھوں افراد کی شرعی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔

جہاد سے وابستگی:...... افغانستان پر روسی حملے کے خلاف ہونے والے جہاد میں عملی شرکت کی۔ مجاہدین کی سرپرستی کی۔ طالبان حکومت کی سرپرستی کی۔ امریکا کے افغانستان پر حملے کے حوالے سے امریکا کے خلاف فتویٰ دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ''اس وقت افغانستان کے مسلمانوں پر دنیا بھر کے یہودیوں نے اور عیسائیوں نے جو حملے شروع کر رکھے ہیں اب دنیا کے تمام مسلمانوں پر اس وقت جہاد فرض ہے اور اپنے افغان بھائیوں کی مدد کرنا یہ بھی تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔''

دینی جماعتوں سے وابستگی:...... جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمٰن) کی مجلس شوریٰ کے ممبر رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے تاحیات ممبر رہے۔ مفتی محمود اکیڈمی کے نگران تھے۔

فرقہ واریت سے نفرت:...... مفتی نظام الدین شامزئیؒ فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ فسادات سے سخت دلبرداشتہ تھے۔ وہ اسے اسلام اور ملک کے لئے سنگین خطرہ سمجھتے تھے۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے قائل تھے۔ دور حاضر کی فرقہ وارانہ تنظیموں کے وجود سے نالاں تھے اور ان کے طرز عمل کو اسلام کے لئے سخت مضر سمجھتے تھے۔

پسماندگان:...... بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ تمام اولاد حافظ قرآن اور عالم دین ہے۔ بیٹوں کے نام تقی الدین' امین الدین اور سلیم الدین ہیں۔ سلیم الدین ان کے ساتھ زخمی

مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت

عالمی خبروں پر ایک نظر

اخباری بیانات‘ تعزیتی پیغامات‘ مذمتی خبریں

مفتی نظام الدین شامزی اوران جیسے دیگر علماء کی شہادت کے پیچھے امریکا‘ یہودی لابی اوردیگر اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) پاکستان سمیت دنیا بھر کے ممتاز علمائے کرام اوردینی جماعتوں کے قائدین نے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث اورممتاز عالم دین مفتی نظام الدین شامزی کی دہشت گردوں کے ہاتھوں شہادت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ میں ملوث افراد کو فوری طور پر گرفتار کرکے عبرتناک سزائیں دے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد‘ نائب امیر مولانا سید نفیس شاہ الحسینیؒ‘ ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا سعید احمد جلال پوری‘ علامہ احمد میاں حمادی‘ محمد انور‘ اطہر عظیم‘ حافظ عبدالقیوم نعمانی‘ محمد عابد بنوری‘ مدرسہ یوسفیہ للبنات کے مہتمم مولانا نعیم امجد سلیمی‘ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے حافظ حسین احمد‘ مولانا عبدالغفور حیدری‘ حافظ ریاض درانی‘ مولانا عبدالصمد ہالیجوی‘ مولانا عبداللہ‘ قاری محمد عثمان‘ مولانا عبدالکریم عابد‘ وفاق المدارس العربیہ کے صدر مولانا سلیم اللہ خان‘ ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری‘ مولانا محمد عبیداللہ خالد‘ دارالعلوم کراچی کورنگی کے صدر مفتی محمد رفیع عثمانی‘ جمعیت علمائے اسلام (س) کے مولانا سمیع الحق‘ قاضی عبداللطیف‘ مولانا حامدالحق حقانی‘ مولانا محمد اسعد تھانوی‘ مولانا قاری عبدالمنان انور‘ قاری اللہ داد‘ مولانا مشتاق احمد عباسی‘ جامعہ اشرف المدارس کے مہتمم مولانا حکیم محمد مظہر‘ جامعہ احسن العلوم کے مہتمم مفتی محمد زرولی

مرتبہ...... اطہر عظیم

خان‘ امریکا کے قاضی فضل اللہ‘ مولانا فیض علی شاہ‘ مولانا محمد عادل خان‘ مولانا یوسف‘ مولانا روح الامین‘ برطانیہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی‘ مفتی سہیل احمد‘ مولانا حافظ اکرام الحق ربانی‘ مولانا عزیز الرحمن کراؤلے‘ قاری اسماعیل رشیدی‘ نعمان مصطفیٰ‘ اشفاق‘ مولانا طلحہ رحمانی‘ جمعیت علمائے برطانیہ مفتی محمد اسلم‘ قاری محمد ہاشم‘ جنوبی افریقہ سے جمعیت علمائے افریقہ کے مولانا شبیر احمد سالوجی‘ مولانا ظہیر احمد راگی‘ مولانا عباس جینا‘ مولانا محمد ایوب‘ مولانا محمد داؤد‘ مفتی رضاء الحق‘ مولانا علاؤالدین‘ مولانا عبدالحمید‘ جرمنی سے مولانا مشتاق الرحمن‘ مولانا محمد احمد‘ بنگلہ دیش سے مولانا شہید الاسلام‘ پاکستان کے دیگر شہروں سے جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے مہتمم قاری سعید الرحمن‘ نائب مہتمم قاری عتیق الرحمن‘ قاری محمد ابراہیم‘ مفتی محمودالحسن‘ اسلام آباد کے مفتی ابرار احمد‘ مولانا محمد شریف ہزاروی‘ مولانا انعام‘ مولانا ظہور احمد علوی‘ قاری عبدالوحید قاسمی‘ مولانا عبدالعزیز‘ مفتی خالد میر‘ پشاور کے خالد جان بنوری‘ مفتی شہاب الدین پوپلزئی‘ مولانا نور الحق نور‘ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا فضل الرحیم‘ مولانا عزیز الرحمن ثانی‘ حافظ ریاض درانی‘ کوئٹہ کے مولانا محمد خان شیرانی‘ مولانا عبدالواحد‘ مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ مولانا عبداللہ منیر‘ مولانا انوارالحق حقانی‘ مولانا حسین احمد شرودی‘ حیدرآباد کے صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر‘ مولانا محمد نذر عثمانی‘ قاری کامران احمد‘ مولانا عبدالسلام قریشی‘ مولانا عبدالرحیم رحیمی‘ ٹنڈو آدم کے علامہ احمد میاں حمادی‘ مفتی حفیظ الرحمن‘ مولانا محمد راشد مدنی‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا عبدالروف ربانی‘ آزاد کشمیر کے مولانا محمد نذیر فاروقی‘ مفتی رولیس خان ایوبی‘ مولانا محمد یوسف خان‘ شیخ الحدیث مولانا عبدالروف‘ سکھر کے قاری خلیل احمد بندھانی‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد حسین ناصر اوردیگر نے کہا کہ اس سے بڑی دہشت گردی ہو ہی نہیں سکتی۔ پاکستان میں جاری دہشت گردی کی وارداتوں کے پیچھے منظم گروہ کام کررہا ہے جو ملک کا

امن و امان خراب کرنے اور اسلام کے امیج کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی جیسی بے ضرر شخصیت کو شہید کرنا علم اور اہل علم ہی کا قتل نہیں بلکہ انصاف اور انسانیت کا بھی قتل ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزاری اور کبھی کسی کے خلاف دل میں کوئی کدورت نہیں رکھی۔ اگر پاکستان میں علمائے کرام کا قتل عام اسی طرح جاری رہا تو ملک میں کسی بھی شریف آدمی کی جان و مال اور عزت کا محفوظ رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ ملک سے اسلام کو ختم کرنے کی غرض سے علمائے کرام کو شہید کرنا اسلام دشمن قوتوں کی اوچھی حرکت ہے جس کا انہیں بہر صورت حساب دینا پڑے گا۔ مفتی نظام الدین شامزی اور ان جیسے دیگر علماء کی شہادت کے پیچھے امریکا' یہودی لابی اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ ہے جو پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلام کو پنپتے نہیں دیکھنا چاہتیں۔ مقتدر علمائے کرام کی پے در پے شہادت اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں نے علمائے کرام کی ٹارگٹ کلنگ شروع کی ہوئی ہے اور وہ پاکستان سے اسلام کے نام کو بھی مٹا دینے کے خواہاں ہیں۔ ہم ان قوتوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہماری امن پسندی کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے۔ اگر علمائے کرام اور دینی مدارس دہشت گردی میں ملوث ہوتے تو آئے دن علمائے کرام دہشت گردی کا نشانہ کیوں بنتے۔ علمائے کرام نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے اور ہم قانون کو ہرگز اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے لیکن مفتی نظام الدین کے قاتل عوامی غیض و غضب کا نشانہ بننے سے نہیں بچ سکیں گے اور عوام انہیں خود کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ حکومت امن و امان کی بحالی میں بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہے۔ ہم مفتی نظام الدین کے قاتلوں کی گرفتاری تک چین سے نہیں بیٹھیں گے بلکہ قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ہمارا پرامن احتجاج جاری رہے گا۔ اگر حکومت دہشت گردی کے خاتمے میں سنجیدہ ہے تو دو عشروں سے جاری علمائے کرام کے قتل عام کی وارداتوں کا سراغ لگا کر مجرموں کا قلع قمع کرے بصورت دیگر یہی سمجھا جائے گا کہ حکومت خود مجرموں سے ملی ہوئی ہے اور ان کی پشت پناہی کر رہی ہے اور دہشت گردی کی یہ وارداتیں حکومت کے ایماء پر کی جارہی ہیں۔ عراق' فلسطین' افغانستان' چیچنیا کے بعد اب پاکستان کو بھی مسلمانوں کے لئے مقتل بنایا جارہا ہے۔ امریکی حکومت کو خوش کرنے کے لئے علمائے کرام کے قتل عام کی کوششیں ناکام بنا دی جائیں گی۔ حکومت اب تک بنوری ٹاؤن کے شہداء مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار' مفتی عبدالسمیع' مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور جامعہ فاروقیہ کے شہید علمائے کرام کے خون کا حساب نہیں دے سکی ہے اور نہ ہی ان کے حقیقی قاتلوں کو گرفتار کر سکی ہے تو وہ آخر کس منہ سے علمائے کو شدت پسندی اور دہشت گردی کے فروغ کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ مہذب ممالک میں ایسے اندوہناک واقعات پر حکومتیں مستعفی ہو جایا کرتی ہیں۔ اگر حکومت میں ذرا بھی غیرت ہے تو وہ مستعفی ہو جائے۔ سندھ حکومت دہشت گردوں کی سرپرستی کر رہی ہے اور صوبائی وزراء کی گاڑیوں میں شہر کا امن و امان خراب کرنے کے لئے اسلحہ منتقل کیا جاتا ہے۔ مفتی نظام الدین کے قتل میں ملوث عناصر حکومت کی آستین میں پلنے والے وہ سانپ ہیں جو اسلام اور علمائے کرام کے دشمن ہیں اور ملک کو سیکولر ریاست بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ مفتی نظام الدین کی محب وطنی اور اسلام اور ملک کے لئے خدمات ہر قسم کے شک و شبے سے بالاتر تھیں۔ ان کے بے شمار شاگرد اور مریدین امریکا' یورپ سمیت دنیا بھر کے ممالک میں دینی خدمات انجام دے کر پاکستان کے لئے سرخروئی اور سربلندی کا سامان کر رہے ہیں جو ان کے لئے صدقہ جاریہ اور پاکستان کے لئے باعث فخر ہے۔ علمائے کرام نے مفتی نظام الدین شامزی کے پسماندگان اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور دیگر اساتذہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی دینی خدمات کی قبولیت' مغفرت اور جنت الفردوس کی دعا کے علاوہ مرحوم کے پسماندگان اور متعلقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

جلاؤ گھیراؤ' فائرنگ' آتشزنی میں ملوث شرپسندوں کا جامعہ علوم اسلامیہ یا علماء کرام سے کوئی تعلق نہیں: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کے بعد شہر میں رونما ہونے والے ہنگاموں سے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن' علمائے کرام' دینی مدارس کے طلبہ' مذہبی جماعتوں یا دینی طبقات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم ایسے شرپسند عناصر سے مکمل برأت کا اعلان کرتے ہیں جو مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کو بہانہ بنا کر شہر کا امن و امان خراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پرامن لوگ ہیں اور علمائے کرام نے کبھی اس قسم کے جلاؤ گھیراؤ یا فائرنگ یا آتشزنی کی تعلیم نہیں دی بلکہ برداشت کی تعلیم دی ہے۔ جو افراد مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کے بعد

ہنگاموں میں ملوث ہوئے یا انہوں نے کسی بھی انداز سے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا یا شہر کی فضا خراب کی یا فرقہ واریت کو ابھارنے کی کوشش کی وہ کسی بھی طرح ہم سے یا دین سے مخلص نہیں بلکہ انہوں نے اسلام کے امیج کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اس قسم کے افراد سے ہوشیار رہیں اور انہیں کسی بھی قسم کی غیر قانونی حرکت کا مرتکب ہوتا دیکھنے کی صورت میں انتظامیہ یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے کریں۔ ہم اس وقت غم واندوہ کی ایسی کیفیت میں ہیں کہ ہمیں دلاسے اور ڈھارس کی ضرورت ہے۔ ہمارے نام پر ظلم و زیادتی یا ہنگامے کرنے والے ہم سے دشمنی کررہے ہیں۔ ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلام اور ملک سے خلوص کا اظہار کرتے ہوئے اس قسم کی اوچھی حرکتوں سے باز آجائیں اور عوامی املاک کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں۔ ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے اور ہم دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں لیکن ہم امن پسند لوگ ہیں اور قانون کا مکمل احترام کرتے ہیں اس لئے ہم کسی صورت نہ خود قانون کو ہاتھ میں لینا پسند کرتے ہیں اور نہ یہ پسند کرتے ہیں کہ کوئی ہمارے نام پر یا ہماری وجہ سے قانون کو ہاتھ میں لے کر ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب کرے۔

پرامن جنازے پر بلااشتعال فائرنگ اور آنسو گیس پھینکنا ظلم وناانصافی کی حد ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) مولانا فضل الرحمن' وزیراعلیٰ سرحد اکرم درانی' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر سمیت تمام بڑے علماء اور دینی جماعتوں کے رہنما انتظامیہ کی جانب سے بے بنیاد شیلنگ اور آنسو گیس سے متاثر ہوئے۔ پرامن جنازے پر بلااشتعال فائرنگ اور آنسو گیس پھینکنا ظلم و ناانصافی کی حد ہے۔ گورنر سندھ' آئی جی سندھ اور ہوم سیکریٹری سندھ کو فوری برطرف کیا جائے۔ حالات خراب کرنے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ طاقت کے زور پر جنازے میں آمد کو روکنے کے باوجود یہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ ان خیالات کا اظہار علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مولانا فضل الرحمن' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا امداد اللہ' مولانا حماد اللہ شاہ' حافظ عبدالقیوم نعمانی' اور دیگر نے مفتی نظام الدین شامزی کی نماز جنازہ کے موقع پر انتظامیہ کی جانب سے بلااشتعال فائرنگ' شیلنگ اور آنسو گیس پھینکنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اپنے رویہ سے یہ ثابت کردیا ہے کہ مفتی نظام الدین شامزی کا قتل حکومت نے کرایا ہے اور وہ خود اس میں فریق ہے۔ اگر حکومت نے اپنا منفی رویہ نہ بدلا تو حالات خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ نماز عصر کے بعد ہی سے پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے وقفے وقفے سے بلااشتعال آنسو گیس اور شیلنگ کا سلسلہ جاری تھا جس کی وجہ سے پوری جنازہ گاہ' بنوری ٹاؤن مسجد اور آس پاس کا علاقہ متاثر تھا اور گھروں میں محصور لوگ بھی پریشان تھے۔ علمائے کرام کی جانب سے مفتی محمد جمیل خان نے انتظامیہ سے بات کرنے کی کوشش کی اور انہیں سمجھایا کہ لوگ پرامن ہیں اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے تیار ہیں اس لئے انتظامیہ بلااشتعال فائرنگ' آنسو گیس پھینکنے اور شیلنگ کرنے سے گریز کرے لیکن انتظامیہ نے ان کی ہر بات ماننے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہ سب کچھ جاری رکھیں گے۔ چنانچہ نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے فوری بعد انتظامیہ نے شدید فائرنگ' شیلنگ اور آنسو گیس کے گولے پھینکے جس سے صورتحال سخت خراب اور متعدد افراد کی حالت تشویشناک ہوگئی۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کے بعد شہر میں رونما ہونے والے ہنگامے حکومت نے خود کروائے ہیں۔

مفتی نظام الدین شامزی کی نماز جنازہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے پڑھائی' رات نو بجے لحد میں اتارا گیا

کراچی (نمائندہ خصوصی) مفتی نظام الدین شامزی کی نماز جنازہ رات آٹھ بجے کے لگ بھگ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں مدرسہ کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا فضل الرحمن' مولانا سمیع الحق' وزیراعلیٰ سرحد اکرم درانی' سٹی ناظم نعمت اللہ خان' پروفیسر غفور' مولانا عبدالغفور حیدری' وفاق المدارس العربیہ کے صدر مولانا سلیم اللہ خان' مفتی اعظم پاکستان اور دارالعلوم کورنگی کے صدر مفتی محمد رفیع عثمانی' مفتی محمد زرولی خان سمیت پاکستان بھر کے جید علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ مفتی نظام الدین شامزی کو ان کے صاحبزادوں مولانا امین الدین' مولانا تقی الدین' بھائی ڈاکٹر عزیز الدین' داماد مولانا مستقیم' حافظ عبدالقیوم نعمانی اور مولانا محمد طیب

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

لدھیانوی نے رات نو بجے لحد میں اتارا جبکہ قبر کی تکمیل رات ساڑھے نو بجے ہوئی۔

مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا مرغوب الرحمٰن، امیر جمعیت علمائے ہند مولانا اسعد مدنی، مولانا ارشد مدنی کا شہادت پر اظہار تعزیت

دیوبند، بھارت (نمائندہ خصوصی) عالمی شہرت یافتہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن، جمعیت علمائے ہند کے امیر مولانا سید اسعد مدنی، استاذ حدیث مولانا سید ارشد مدنی، مدینہ منورہ سے مولانا اخلد رشیدی نے ٹیلی فون پر مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے اسے ایک عظیم نقصان قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سانحہ صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کے علاوہ بھارتی مسلمانوں کے لئے بھی انتہائی صدمے کا باعث ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی کی شخصیت ایک سچے اور اصول پسند عالم دین کی شخصیت تھی۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے دردمندی سے سوچتے تھے۔ عالم اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی کوششیں لافانی ہیں۔ وہ تمام ممالک میں یکساں مقبول تھے۔ بھارتی مسلمان اس سانحہ کو اپنا سانحہ سمجھتے ہیں اور اس دکھ میں اپنے پاکستانی بھائیوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ مفتی نظام الدین شامزی کے مشن کو جاری رہنا چاہئے اور ان کے کاز کو پورا کرنے کے لئے پاکستان کے علمائے کرام کو آگے آنا چاہئے۔

ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے: علماء کا گورنر سندھ سے سوال

کراچی (نمائندہ خصوصی) ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے۔ سارا نزلہ بنوری ٹاؤن ہی پر کیوں گرتا ہے۔ کیا ہم پاکستانی نہیں؟ ہمارا قصور واضح کیا جائے۔ ہمارے جو افراد زندہ بچے ہوئے ہیں انہیں بھی ایک ہی مرتبہ ختم کر دیں تاکہ ہم بار بار مرنے کی اذیت میں مبتلا نہ ہوں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا حبیب اللہ مختار، مفتی عبدالسمیع کے قاتل کون سے پکڑے گئے کہ ہم کوئی امید رکھیں کہ مفتی نظام الدین شامزی کے قاتل پکڑے جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا امداد اللہ، قاری محمد عثمان، حافظ عبدالقیوم نعمانی نے گورنر سندھ کی مفتی نظام الدین شامزی کے قاتلوں کی گرفتاری کے حوالے سے یقین دہانیوں پر اظہار عدم اطمینان کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری امن پسندی کو ہمارے لئے جرم بنا دیا گیا ہے۔ حکومت ہمیں شدت پسندی کی جانب دھکیلنا چاہتی ہے لیکن ہم حکومت کی اس چال میں نہیں آئیں گے۔ حکومت دہشت گردوں کے ہاتھوں بک چکی ہے۔ قبل ازیں گورنر سندھ عشرت العباد نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں مدرسہ کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی نظام الدین کے صاحبزادے مولانا امین الدین شامزی، مفتی نظام الدین شامزی کے برادر ڈاکٹر عزیز الدین اور دیگر حضرات سے ملاقات کی اور ان سے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مفتی نظام الدین شامزی کے قاتلوں کی گرفتاری کی یقین دہانی کرائی۔

مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت صرف پاکستان کے لئے نہیں، پورے عالم اسلام کے لئے سانحہ ہے: اکرم درانی

کراچی (نمائندہ خصوصی) وزیر اعلیٰ سرحد اکرم درانی نے مفتی نظام الدین شامزی کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کا سانحہ صرف کراچی یا پاکستان کے لئے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے سانحہ ہے۔ اس وقت صوبہ سرحد اس سے خاص طور پر متاثر ہوا ہے کیونکہ مفتی نظام الدین کا آبائی تعلق صوبہ سرحد سے ہے اور ان کے ہزاروں، لاکھوں شاگرد پورے صوبہ سرحد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے زخمیوں کے لئے پچاس، پچاس ہزار روپے کے عطیہ کا بھی اعلان کیا۔

اعجاز الحق، امتیاز شیخ کی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں علماء سے تعزیت

کراچی (نمائندہ خصوصی) وزیر مذہبی امور اعجاز الحق اور صوبائی وزیر امتیاز شیخ نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں مفتی نظام الدین شامزی کے لواحقین اور مدرسہ کے ذمہ داران سے ملاقات کر کے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا۔ دریں اثنا مولانا سمیع الحق، گوجرانوالہ سے شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر، ملتان سے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، ٹنڈو آدم سے علامہ احمد میاں حمادی، سکھر سے مولانا عبدالصمد ہالیجوی، جنوبی افریقہ سے جمعیت علمائے افریقہ کے مولانا محمد بھام جی، اے آر ڈی کے رہنما بشارت مرزا کے علاوہ کراچی سمیت ملک کے چاروں صوبوں اور بیرون ملک سے علمائے کرام کی قافلوں کی شکل میں اظہار تعزیت کے لئے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن آمد اور ٹیلی فون، فیکس اور دیگر ذرائع سے تعزیتی پیغامات کا سلسلہ جاری ہے۔ تعزیت کرنے والوں نے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کو پورے عالم اسلام کے لئے عظیم

نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی شہادت سے مسلم امہ ایک بالغ نظر عالم دین' عظیم مدبر اور مشکل وقت میں عالم اسلام کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے والی شخصیت سے محروم ہوگئی۔ مفتی نظام الدین نے اپنے کردار و عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ہر دور میں قابل عمل ہے اور دور جدید کے تقاضوں سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی قدیم و جدید علوم پر مکمل طور پر حاوی تھے۔ انہوں نے اپنے تلامذہ کی تربیت اس نہج پر کی کہ وہ مستقبل میں عالم اسلام کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ان کے تلامذہ ان کے مشن کو جاری رکھیں گے اور اسے مزید آگے بڑھائیں گے۔

حکومتی کارکردگی پر علماء کا اظہار عدم اعتماد' ہر سطح پر عدم تعاون کا فیصلہ' زخمیوں کے سرکاری علاج کی پیشکش مسترد کر دی

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں علمائے کرام اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت کی اب تک کی کارکردگی پر اظہار عدم اعتماد کرتے ہوئے حکومت کے ساتھ کسی بھی سطح پر عدم تعاون کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کے شرکاء نے زخمیوں کے سرکاری علاج کی پیشکش مسترد کر دی۔

بے گناہوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) امام بارگاہ علی رضا پر بم دھماکہ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کے سانحہ سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔ امام بارگاہ علی رضا پر حملہ دہشت گردی ہے جس میں مفتی نظام الدین کے قتل میں ملوث قوتوں کے آلہ کار ملوث ہیں۔ بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ شیعہ اور سنی طبقات اتحاد کا مظاہرہ کر کے اسلام دشمن قوتوں کی سازش کو ناکام بنا دیں۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا سلیمان بنوری' مولانا امداد اللہ' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا سعید احمد جلال پوری' جمعیت علمائے اسلام کے قاری محمد عثمان' مولانا حماد اللہ شاہ' حافظ عبدالقیوم نعمانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر نے امام بارگاہ علی رضا پر بم دھماکہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایسے واقعات کراچی کی فضا کو خراب کرنے کی ایک منظم سازش ہیں۔ صرف ایک دن کے وقفے سے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت اور امام بارگاہ علی رضا پر بم دھماکے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک ہی قوت ان دونوں واقعات میں ملوث ہے جو مسلمانوں کے درمیان قائم بھائی چارے کی فضا کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسلام دشمن قوتوں کو مسلمانوں کے خون سے مزید ہولی کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم امام بارگاہ علی رضا کے سانحہ کے متاثرین اور ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہودیوں کے ایجنٹ مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں: علماء کرام

کراچی (نمائندہ خصوصی) شیخ رشید کا بیان حقائق کو مسخ کرنے کی بھونڈی کوشش ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت اور امام بارگاہ علی رضا میں بم دھماکے کے سانحہ کو ایک دوسرے کا ردعمل قرار دینا قطعی غلط ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی کی شخصیت ہر قسم کی فرقہ واریت سے بالاتر تھی اور وہ شیعہ و سنی دونوں طبقات کے نزدیک یکساں لائق احترام تھے۔ حکومت جان بوجھ کر ان واقعات کو فرقہ واریت کا رنگ دے رہی ہے جو حکومت کے منفی رویہ کی عکاسی کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا سلیمان بنوری' مولانا امداد اللہ' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی' مولانا سعید احمد جلال پوری نے وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد کی جانب سے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت اور امام بارگاہ علی رضا میں بم دھماکے کے سانحہ کو ایک دوسرے کا ردعمل قرار دینے اور ''مسلمان ایک دوسرے کو مار رہے ہیں'' کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ہرگز ایک دوسرے کو نہیں مار رہے بلکہ امریکا اور یہودیوں کے ایجنٹ مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت اور امام بارگاہ علی رضا کے سانحہ کی یکساں مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مفتی نظام الدین شامزی اور امام بارگاہ علی رضا کے سانحہ میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو ملک کا امن و امان خراب کرنے اور مسلمانوں کے مختلف طبقات کے قتل عام کی جرأت نہ ہو سکے۔

مفتی نظام الدین شامزی کی علمی' جہادی' تبلیغی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا: تعزیتی اجتماع سے مقررین کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) مفتی نظام الدین شامزی کی علمی' جہادی' تبلیغی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا

جائے گا۔ جامعہ بنوری ٹاؤن کے علمی تقدس کے پیش نظر مفتی نظام الدین شامزی کے قاتلوں کی گرفتاری کی تحریک جمعیت علمائے اسلام اپنے پلیٹ فارم سے چلائے گی۔ امریکا اور یہودی لابی علمائے کرام کے قتل عام اور مساجد و امام بارگاہوں پر حملے کروارہی ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی نے غلبہ اسلام کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ جنرل مشرف اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دیں کہ مسلمان' مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ حکمرانوں کے کاسہ لیس ان واقعات کو فرقہ واریت کا رنگ دے کر امریکی ایجنڈے کی تکمیل کررہے ہیں۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں' این جی اوز اور مشنری اداروں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ ایسے حادثات کے موقع پر ایک گروپ کے حادثے پر دوسرے گروپ کے افراد کی گرفتاری اشتعال انگیزی ہے۔ حکومت جنازوں کے تقدس کا خیال رکھے اور ایسے مواقع پر فائرنگ اور شیلنگ سے گریز کرے۔ صوبائی حکومت اور اس کے ذمہ دار افسران اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں اور ان واقعات کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مستعفی ہوجائیں۔ وزراء اور خوشامدی لوگ زخموں پر نمک چھڑکنے کے بجائے حالات کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے ہر مکتبہ فکر کے جید علمائے کرام کے ذریعہ حالات کو کنٹرول کرنے کی روایت اپنائیں۔ ان خیالات کا اظہار مفتی نظام الدین شامزی کی یاد میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں منعقدہ عظیم الشان تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' قاری محمد عثمان' مفتی نظام الدین شامزی کے خسر حضرت بلال' برادر ڈاکٹر عزیز الدین' صاحبزادگان مولانا امین الدین شامزی' مولانا تقی الدین شامزی' مولانا عمر صادق' مولانا احسان احمد ہزاروی' قاری شیر افضل خان' نصر اللہ شجیع' محمد یونس بارائی' حافظ محمد تقی' ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی' مولانا عبدالکریم عابد' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی عثمان یار خان' مولانا عبدالغفور' مولانا اسماعیل افریقی' مولانا حماد اللہ شاہ' شرف الدین' مولانا سعید اسکندر' مولانا محمد شریف ہزاروی' قاری عتیق الرحمٰن' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا امداد اللہ' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا سلیمان بنوری' حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا خان محمد ربانی' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی اور دیگر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مساجد اور امام بارگاہوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کی سیکیوریٹی کے لئے فول پروف نظام بنایا جائے۔ علمائے کرام کے قتل عام اور مساجد و امام بارگاہوں پر حملوں میں ایجنسیوں کے افراد ملوث ہیں۔ عوام حکمرانوں پر واضح کردیں کہ وہ امریکا کی غلامی و تسلط اور امریکا اور اس کے ایما اور ڈکٹیشن پر چلنے والے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کو پاکستان' عالم اسلام اور دنیا بھر کے ایک ارب چالیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی سالمیت کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے اسے مسترد کرتے ہیں اور یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کا واقعہ ہو یا مساجد و امام بارگاہوں پر بموں کے حملوں کے واقعات ہوں' یہ سب امریکا اور اس کے زرخرید حکمرانوں کا سازشی منصوبہ ہے جسے کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا اور پاکستان کے تمام طبقات اپنے طور پر اس کو ناکام بنائیں گے۔ اس موقع پر مشترکہ قرارداد کے ذریعہ مفتی نظام الدین شامزی کی علمی' جہادی' تبلیغی' تصنیفی' روحانی' رفاہی اور مظلوم مجاہدین کی بھرپور حمایت کی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

یہ واقعہ اسلام دشمن قوتوں کا ایک وار ہے:

تعزیتی اجلاسوں اور وفود کا اظہار خیال

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ایک وفد نے جس میں مولانا عبداللہ منیر' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی گل محمد' خادم حسین گجر' حاجی عارف محمود شامل تھے جامعہ بنوری ٹاؤن میں مفتی نظام الدین شامزی کے لواحقین اور ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر سے ملاقات کی اور ان سے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ اسلام دشمن قوتوں کا ایک وار ہے جس کے ذریعہ وہ اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ علمائے کرام عوام کے تعاون سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوششوں کو ناکام بنادیں گے۔ دریں اثنا جمعیت علمائے افریقہ کا ایک اعلیٰ سطحی تعزیتی اجلاس جوہانسبرگ میں منعقد ہوا جس میں مولانا محمد بھام جی' مولانا شبیر احمد سالوجی' مولانا ظہیر احمد راگی' مولانا عباس جینا' مولانا محمد ایوب' مولانا محمد داؤد' مفتی رضاء الحق' مولانا علاؤالدین' مولانا عبدالحمید' شیخ الحدیث مولانا ہارون' مولانا فیاض الرحیم' مولانا یونس پٹیل' مولانا یوسف مونیا' زبیر وید' مولانا محمد ابراہیم بھام' صوفی ابراہیم بھام جی' مولانا محمد شبیر قاضی' احمد کترادا' احمد وید' نذیر بدائی' مولانا محمد کاکا' حاجی غلام کاکا' شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمٰن' مولانا عبداللہ پاپا' مولانا موسیٰ پانڈور' یونس پراچہ' مولانا محمد نانا بھائی' فیصل مسعود' ڈاکٹر مسعود ولی حسن نے شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزی بہترین عالم دین تھے۔ انہوں نے اسلام کے فروغ اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف بے مثال

جدوجہد کی۔ جنوبی افریقہ میں انہوں نے مختلف مواقع پر معرکۃ الآرا لیکچرز دیئے۔ دریں اثنا برطانیہ میں علمائے کرام کے ایک تعزیتی اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی سہیل احمد' مولانا حافظ اکرام الحق ربانی' مولانا عزیز الرحمٰن کراولے' قاری اسماعیل رشیدی' نعمان مصطفیٰ' اشفاق' مولانا طلحہ رحمانی' جمعیت علمائے برطانیہ کے مفتی محمد اسلم' قاری محمد ہاشم' حافظ اکرام راچڈیل' مولانا اسعد میاں شاہ' مولانا موسیٰ پانڈور نے مفتی نظام الدین شامزی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزی پورے عالم اسلام کے لئے ایک عظیم دینی رہنما کی حیثیت رکھتے تھے۔ برطانیہ میں انہوں نے اسلام کے مثبت امیج کو اجاگر کرنے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں ان کے خطابات کی بدولت اسلام کی عالمگیر تعلیمات کو فروغ ہوا۔ دریں اثنا پشاور میں جمعیت علمائے اسلام اور تاجر برادری کے اشتراک سے ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین کی وجہ سے جی ٹی روڈ ایک گھنٹہ بند رہی۔ مظاہرین سے تاجر برادری کے صدر حاجی حلیم جان' حاجی احسان الحق' جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا جلیل جان' مولانا عبدالشکور' مولانا عبدالمالک اور دیگر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزی ایک غیر متنازعہ شخصیت تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی علمی سرگرمیوں میں بسر کی۔ ایسی بے ضرر شخصیت کو شہید کرنا صریحاً ظلم ہے۔ دہشت گردی کی وارداتوں میں علمائے کرام کی شہادت کا سلسلہ روکنے کے لئے حکومت کو ٹھوس اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

قاتل اللہ کے انتقام سے نہیں بچ سکیں گے: سلیم الدین شامزی کے گورنر سندھ سے ملاقات کے موقع پر تاثرات

کراچی (نمائندہ خصوصی) گورنر سندھ عشرت العباد کی مفتی نظام الدین شامزی کے زخمی صاحبزادے سلیم الدین سے عیادت کے موقع پر سلیم الدین نے گورنر سندھ پر واضح کیا کہ ہمیں اپنے عظیم والد مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کا دکھ تو ہے لیکن جن لوگوں نے انہیں شہید کرنے کا بہیمانہ اقدام اٹھایا اور جس طرح بزدلی سے چھپ کر ان پر وار کیا وہ قابل مذمت ہے۔ قاتل اللہ کے انتقام سے نہیں بچ سکیں گے۔ ہمارے والد نے اپنی زندگی عزت و سربلندی کے ساتھ گزاری اور اللہ تعالیٰ نے ان کو موت بھی بہت عزت و سربلندی والی عطا فرمائی۔ ہمیں ان کی اس شہادت پر فخر ہے۔ موت کا صدمہ اپنی جگہ مگر اس شہادت کی بنیاد پر ہمارا سر فخر سے بلند ہے۔ انشاء اللہ ہم والد صاحب کا علمی' جہادی' تبلیغی اور تصنیفی مشن جاری رکھیں گے۔

اقرأ روضۃ الاطفال کی کراچی سے گلگت تک 108 شاخوں میں مفتی نظام الدین شامزی کے لئے قرآن خوانی

کراچی (نمائندہ خصوصی) اقرأ روضۃ الاطفال کی کراچی سے گلگت تک 108 شاخوں میں مفتی نظام الدین شامزی کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر سید نفیس شاہ' نائب مدیر مفتی محمد جمیل خان' مفتی خالد محمود' مفتی مزمل حسین کاپڑیا نے کہا کہ مفتی نظام الدین کی شخصیت امت مسلمہ کے لئے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتی تھی جس سے امت رہنمائی حاصل کرتی تھی۔ انہوں نے مفتی نظام الدین کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔

قاتلوں کی گرفتاری کے لئے جمعیت علمائے اسلام کے تحریک چلانے پر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کا اظہار اطمینان

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعہ کی ملک گیر ہڑتال میں کسی قسم کی شرپسندی یا ہنگامہ آرائی کرنے والے اسلام اور علمائے کرام سے مخلص نہیں ہوں گے۔ مفتی نظام الدین شامزی کا تعلیمی' تبلیغی' تصنیفی اور غلبہ اسلام کا مشن جاری رکھا جائے گا۔ قاتلوں کی گرفتاری کے لئے جمعیت علمائے اسلام کے تحریک چلانے پر اظہار اطمینان کرتے ہیں۔ جنرل مشرف مغربی میڈیا کی زبان بول کر ان کے خیالات کو تقویت پہنچانے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' نائب مہتمم مولانا سلیمان بنوری' مفتی محمد جمیل خان' قاری محمد عثمان' مولانا محمد انور بدخشانی' مولانا عبدالرؤف غزنوی' مولانا امداداللہ' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا محمد زیب' مفتی عبدالمجید دین پوری' مفتی رفیق احمد بالاکوٹی' مولانا قاری مفتاح اللہ' مولانا سعید احمد جلال پوری' حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی اور جامعہ کے دیگر اساتذہ اور دینی رہنماؤں نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں تعلیم کے دوبارہ آغاز اور جامعہ میں مفتی نظام الدین شامزی کی تعزیت کے لئے منعقد ہونے والے ایک جلسے کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ شہادتیں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔ ہم دینی علوم کے فروغ کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دنیا کو آگاہ کرنا اس وقت تمام مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی نے اسی عظیم مشن کی انجام دہی کے دوران جام شہادت نوش کیا۔ ہم ان کے علمی وارث ہیں۔ ہم ان کے مشن سے روگردانی نہیں کریں گے۔ دینی مدارس کو مٹانے کا خواب دیکھنے والے یا انہیں اپنے کنٹرول میں لینے کی کوششیں کرنے والے خود مٹ جائیں گے۔ مدارس کا وجود اسلام کی بقا کا ذریعہ ہے۔ مغربی میڈیا دینی مدارس کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی جیسے حضرات نے اس کا سدباب کرنے کی کوشش کی تو انہیں راستے سے ہٹا دیا گیا۔ حکومت دینی مدارس کے بارے میں روشن خیال کی پالیسی کو اپناتے ہوئے انہیں آزادی سے کام کرنے دے۔ علمائے کرام کی شہادتوں کے واقعات کو روکنے کے لئے حکومت کو سنجیدگی سے کوشش کرنی چاہئے۔

امریکا، سعودی عرب، دبئی اور دیگر ممالک سے علمائے کرام ورہنماؤں کا شہادت پر اظہار مذمت وتعزیت

کراچی (نمائندہ خصوصی) شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر اظہار تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔ کیلی فورنیا، امریکا سے مولانا عبیدالرحمن، مولانا ممتاز الحق، زمبابوے سے مولانا احمد دیسات، دبئی سے مولانا لطف الرحمن، مولانا احمد الرحمن، مکہ مکرمہ سے مولانا سیف الرحمن، مولانا سعید عنایت اللہ، جدہ سے قاری رفیق، قاری اسامہ، قاری معاذ، گل شیر خان، زامبیا سے مولانا ادریس، مولانا محمد ایوب، موزمبیق سے مولانا نذیر، جماعت اسلامی کے سیکریٹری جنرل منور حسن، ڈاکٹر معراج الہدیٰ، سماجی کارکن صوفی محمد مسکین نے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کو عالم اسلام کا عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرحوم بین الاقوامی سطح کے اسکالر تھے۔ ان کی دینی تحقیقات انتہائی لاجواب تھیں۔ نئی نسل کے سامنے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو انہوں نے بہترین انداز سے پیش کیا۔ وہ ایک سچے اور اصول پسند عالم دین تھے۔ عالم اسلام کی فلاح وبہبود کے لئے ان کی کوششیں لافانی ہیں۔ ان کے مشن کو جاری رہنا چاہئے۔ ان کی شہادت کا سانحہ پاکستان کے دینی مدارس ہی کے لئے نہیں بلکہ دنیا بھر کے مدارس اور دینی تحریکات کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ ان پر حملے اور حماس کے رہنماؤں پر ہونے والے حملوں میں گہری مماثلت ہے۔ ان کی شہادت شیخ یاسین کی شہادت کے ہم پلہ نقصان ہے۔ ان کی وفات سے قوم ایک قابل اسکالر سے محروم ہوگئی۔

شہر سے لاقانونیت اور دہشت گردی ختم کی جائے، علماء کرام کا وزیر اعلیٰ سندھ کی وزراء سمیت بنوری ٹاؤن آمد پر مطالبہ

کراچی (نمائندہ خصوصی) وزیر اعلیٰ سردار علی محمد مہر نے صوبائی وزیر تعلیم عرفان اللہ مروت، صوبائی وزیر مذہبی امور عرفان گل مگسی، صوبائی مشیر داخلہ آفتاب شیخ، چیف سیکریٹری سندھ متوکل قاضی اور آئی جی سندھ کمال شاہ کے ہمراہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا دورہ کیا اور جامعہ کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی نظام الدین شامزی کے بھائی ڈاکٹر عزیز الدین، صاحبزادے مولانا تقی الدین شامزی اور دیگر علمائے کرام قاری محمد عثمان، حافظ عبدالقیوم نعمانی وغیرہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ بہت جلد قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم انصاف دلا کر رہیں گے۔ یہ واقعہ سراسر ظلم اور دہشت گردی ہے۔ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت ایک عالمی سانحہ ہے۔ اس موقع پر علمائے کرام نے کہا کہ ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ بند ہو جائے۔ صوبے میں امن وامان کا قیام بحیثیت وزیر اعلیٰ آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ صوبے میں امن وامان قائم کریں اور شہریوں کو تحفظ دیں۔ ایک لمبے عرصے سے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ پہلے مولانا حبیب اللہ مختار، مفتی عبدالسمیع، مولانا یوسف لدھیانوی کو شہید کیا گیا اور اب مفتی نظام الدین شامزی کو ظلماً شہید کر دیا گیا ہے۔ آج تک ہمیں انصاف نہیں ملا۔ ہم نے حکومتی اجلاسوں کا اسی لئے بائیکاٹ کیا ہے کہ ہمیں انصاف کی توقع نہیں۔ ہم صرف خانہ پری کے لئے حکومتی اجلاسوں میں نہیں جانا چاہتے۔ ایسے سانحات کے بعد بھی ہم ان اجلاسوں میں بیٹھ کر واپس آجائیں تو یہ علماء کے وقار اور شان کے خلاف ہوگا۔ ہمارا ایک ہی مطالبہ ہے کہ کراچی میں قتل عام اور خون ریزی کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ شہر سے لاقانونیت اور دہشت گردی ختم کی جائے۔ مفتی نظام الدین شامزی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے عبرتناک سزائیں دی جائیں تاکہ آئندہ کسی کو ایسے جرائم کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ دریں اثنا سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت کے حوالے سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے شرکاء نے مفتی نظام الدین شامزی کے قاتلوں کی گرفتاری اور ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کے فیصلے کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

عالمگیر خراج عقیدت

زعمائے ملت' سیاسی قائدین اور علمائے کرام کے تأثرات

جنرل پرویز مشرف (صدر مملکت)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت کے واقعہ کی مذمت کی اور مرحوم کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کیا۔

ظفر اللہ جمالی (وزیراعظم پاکستان)

اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت پر دلی دکھ کا اظہار کیا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

کوفی عنان (سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ)

مفتی نظام الدین شامزئی کے قتل پر افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کی۔

محمد میاں سومرو (چیئرمین سینیٹ)

مفتی نظام الدین شامزئی کا قتل ناقابل تلافی واقعہ ہے۔

چوہدری شجاعت حسین (صدر مسلم لیگ)

امت مسلمہ کے اتحاد کے داعی کی شہادت امت کے لئے عظیم سانحہ ہے۔

مولانا فضل الرحمن

(امیر جمعیت علماء اسلام سیکریٹری جنرل متحدہ مجلس عمل)

مفتی نظام الدین شامزئی کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ ان کے خون کے ایک ایک قطرے سے مفتی نظام الدین شامزئی پیدا ہوں گے۔ ایسی بزدلانہ کارروائیوں سے اتحاد بین المسلمین کو نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا۔

قاضی حسین احمد

(امیر جماعت اسلامی' قائم مقام امیر متحدہ مجلس عمل)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت شیخ احمد یاسین اور عبدالعزیز رنتیسی کی طرح کی شہادت ہے جس کے پیچھے وہی صیہونی لابی ہے جس نے دنیا بھر میں مسلمان علماء کے قتل کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

راجہ ظفر الحق (چیئرمین مسلم لیگ (ن)

ضبط و ترتیب......اطہر عظیم

مفتی صاحب ایک بزرگ عالم دین تھے۔ انہوں نے اسلام کے لئے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ ان کی شہادت پر محراب و منبر ہی نہیں مدارس اور تعلیم گاہیں بھی نوحہ کناں ہیں۔ ان کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلاء پر ہونا بہت مشکل ہے۔

آصف زرداری

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت ٹارگٹ کلنگ ہے۔

علی گیلانی (چیئرمین حریت کانفرنس' سرینگر)

مفتی نظام الدین کی دین کے لئے خدمات یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی شہادت ایک عظیم سانحہ ہے۔ عالم اسلام ایک بہت بڑے عالم دین سے محروم ہوگیا۔ انہوں نے عملی جہاد کیا اور ہمیشہ مجاہدین کی سرپرستی کی۔

مولانا عبدالغفور حیدری

(سکریٹری جنرل جمعیت علماء اسلام' ممبر قومی اسمبلی)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت سے علم کا ایک باب ختم ہوگیا۔ وہ قرآن و سنت کے شیدائی اور اسلام کے سچے خدمت گار تھے۔

رضا ربانی (سیکریٹری جنرل پاکستان پیپلز پارٹی)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے اس واقعہ کی مذمت کی۔

علامہ ساجد نقوی

(قائد ملت جعفریہ' نائب صدر متحدہ مجلس عمل)

مفتی نظام الدین شامزئی جیسے عالم اور جید شخصیت کا قتل پاکستان کے لئے المیہ ہے۔

اعجاز الحق (وفاقی وزیر مذہبی امور)

مفتی نظام الدین شامزئی کا قتل تمام مذہبی فرقوں اور قوم کے لئے بڑے صدمے کا باعث ہے۔ مفتی نظام الدین شامزئی مثبت سوچ کے حامل تھے اور وہ تمام فرقوں کے درمیان امن اور رواداری کے قائل تھے۔ انہوں نے طالب علموں کو ہمیشہ مثبت تربیت دی۔

لیاقت بلوچ

(مرکزی رہنما متحدہ مجلس عمل' ممبر قومی اسمبلی)

دہشت گردوں کے ہاتھوں مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت پر اظہار افسوس کرتے

ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور اہل خانہ سے تعزیت کی۔

الطاف حسین (قائد متحدہ قومی موومنٹ)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت کی مذمت کرتے ہوئے متاثرہ خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا اور صدر اور وزیراعظم سے قاتلوں کی فوری گرفتاری کی اپیل کی۔

شیخ رشید احمد (وفاقی وزیر اطلاعات)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت پر افسوس کا اظہار کیا اور اسے ایک بڑا نقصان قرار دیتے ہوئے اس واقعہ کی مذمت کی۔ مفتی شامزئی اسلام کے ستون تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے ان خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

عمران خان (چیئرمین پاکستان تحریک انصاف)

عالم اسلام ایک مفکر اور عالم دین سے محروم ہوگیا۔ مفتی صاحب کا قتل عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔

مولانا سمیع الحق (قائد جمعیت علمائے اسلام (س)

مفتی نظام الدین شامزئی جیسی مذہبی شخصیت کی افسوسناک شہادت کا سن کر مجھے شدید صدمہ ہوا۔

مولانا حامد الحق حقانی
(ممبر قومی اسمبلی رہنما متحدہ مجلس عمل)

مفتی شامزئی کی شہادت سے قوم ایک قابل اسکالر سے محروم ہوگئی۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے پیروکاروں کو امن اور بھائی چارے کا درس دیا۔

حافظ حسین احمد
(ممبر قومی اسمبلی مرکزی رہنما متحدہ مجلس عمل)

مفتی صاحب ایک عظیم عالم ہی نہیں ایک عظیم انسان بھی تھے۔ بین الاقوامی سیاست پر ان کی گہری نظر تھی۔ دنیا بھر کے میڈیا کے افراد کو دیئے گئے ان کے انٹرویوز دین اور سیاست پر ان کی مہارت کا بین ثبوت ہیں۔

مخدوم امین فہیم (رہنما پاکستان پیپلز پارٹی)

مفتی شامزئی کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے لواحقین اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

جنرل (ر) حمید گل

مفتی شامزئی کی شہادت امریکا کے خلاف مزاحمت کا قتل ہے۔ اس حملے کی مماثلت حماس کے رہنماؤں کے خلاف اسرائیل کے حملوں سے ہے۔ ان کی شہادت شیخ یاسین کی شہادت سے مماثلت رکھتی ہے۔

فیصل صالح حیات (وزیر داخلہ)

مفتی نظام الدین شامزئی ایک بلند پایہ عالم دین تھے۔ ان کا اپنا ایک مقام تھا۔ مفتی نظام الدین کا قتل ایک گھناؤنا جرم اور دہشت گردی کی بدترین واردات ہے۔

پروفیسر غفور احمد (نائب امیر جماعت اسلامی)

مرحوم کی وفات ہم سب کے لئے صدمہ کا باعث ہے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

غنوئی بھٹو (چیئرپرسن پی پی پی شہید بھٹو)

ان کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ دہشت گردی کے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہیں۔

راؤ سکندر اقبال (سینئر وفاقی وزیر وزیر دفاع)

مفتی شامزئی کے قاتلوں کو معاف نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر فاروق ستار

مفتی نظام الدین شامزئی جید عالم دین تھے۔ ان کے قتل کے واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ان کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

آفاق احمد (چیئرمین مہاجر قومی موومنٹ)

مہاجر قومی موومنٹ کے رہنما شریف خان نے آفاق احمد کی جانب سے مفتی شامزئی کی شہادت پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی شہادت پوری امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم المیہ ہے۔ ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

اعجاز شفیع (آرگنائزر مسلم لیگ (ن) سندھ)

مفتی نظام الدین شامزئی کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو دہشت گردی کا سامنا ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری (پاکستان عوامی تحریک)

وہ ایک علمی شخصیت تھے۔ فرقہ واریت سے وہ کوسوں دور تھے۔ ان واقعات کا سدباب ہونا چاہئے۔

سردار فاروق احمد خان لغاری (سابق صدر)

وہ ایک اسکالر تھے۔ ان کی وفات پاکستان کے علمی حلقوں کا نقصان ہے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

مخدوم جاوید ہاشمی (صدر اے آر ڈی)

مفتی نظام الدین شامزئی کے قتل کی مذمت کرتے ہیں اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

اصغر خان

مفتی نظام الدین شامزئی کے قتل کی مذمت کرتے ہیں۔ ان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔

ختم نبوت

پروفیسر خورشید احمد (سینیٹر،متحدہ مجلس عمل)

عالم اسلام عالم ممتاز دین سے محروم ہوگیا۔ اعتدال پسند مذہبی رہنماؤں کونشانہ بنایا جارہا ہے۔

اکرم درانی (وزیراعلیٰ سرحد)

مفتی صاحب کی شہادت کا سانحہ صرف کراچی یا پاکستان کے لئے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے۔مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

ڈاکٹر عشرت العباد (گورنر سندھ)

مفتی نظام الدین شامزئی کا قتل سانحہ ہے۔ مرحوم مفتی شامزئی جس امن اور محبت واخوت کا درس دیتے رہے آج ہمیں خصوصی طور پر اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

سردار علی محمد مہر (وزیراعلیٰ سندھ)

مفتی نظام الدین شامزئی بہت اچھے انسان تھے اور مذہبی حلقوں میں ان کی بڑی عزت اوراحترام تھا ان کوشہید کرنے والے ملک وقوم کے دشمن ہیں۔مفتی صاحب کی شہادت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

نعمت اللہ خان (سٹی ناظم کراچی)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت قوم کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔یہ واقعہ اسلام دشمنوں کی سازش ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

مفتی نظام الدین نے اسلام کے لئے بیش بہا خدمات انجام دیں۔تدریسی میدان میں انہوں نے شاگردوں کی ایک کھیپ تیار کی جو دینی علوم کی ترویج کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔ وہ امت مسلمہ کے محسن تھے۔

خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد

(امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مفتی نظام الدین جیسی بے ضرر شخصیت کو شہید کرنا علم اوراہل علم ہی کا قتل نہیں بلکہ انصاف اور انسانیت کا بھی قتل ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے بعد مجھے مفتی نظام الدین کی شکل میں ایک لسان ملی تھی اور وہ مختلف کانفرنسوں اور اجتماعات میں میری نیابت کرتے تھے۔ ظالموں نے مجھ سے میری لسان ہی چھین لی۔

پیر طریقت سید نفیس شاہ الحسینی

(نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مفتی نظام الدین شامزئی میرے مرید ہی نہیں میری مراد بھی تھے۔ ان کی شخصیت علم وعمل، شریعت وطریقت اور اخلاص و روحانیت کا حسین امتزاج تھی۔افسوس کہ وہ متاع کارواں جاتا رہا۔

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان

(صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

مفتی نظام الدین شامزئی میرے ان شاگردوں میں سے تھے جن پر مجھے ہمیشہ فخر رہے گا۔ ان کی شہادت سے علم کا سنہرا باب اختتام کو پہنچا۔ موجود علماء کی جماعت میں مجھے ایسا کوئی نظر نہیں آتا جومفتی نظام الدین شامزئی کے خلا کو پُر کرے۔ان کی شہادت بنوری ٹاؤن ہی کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا نقصان ہے۔

مولانا مرغوب الرحمٰن

(مہتمم دارالعلوم دیوبند،بھارت)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت ایک عظیم نقصان ہے۔یہ سانحہ صرف پاکستان کے دینی مدارس اور علمی حلقوں ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے دینی مدارس اور علمی حلقوں کا نقصان ہے۔

مولانا سیّد اسعد مدنی

(امیر جمعیت العلمائے ہند)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت پوری دنیائے اسلام کے علاوہ بھارتی مسلمان کے لئے بھی صدمے کا باعث ہے۔مفتی نظام الدین شامزئی کی شخصیت ایک سچے اور اصول پسند عالم دین کی شخصیت تھی۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے دردمندی سے سوچتے تھے۔

مولانا سیّد ارشد مدنی

(استاد حدیث دارالعلوم دیوبند،بھارت)

مفتی صاحب تمام ممالک میں یکساں مقبول تھے۔ بھارتی مسلمان اس سانحہ کو اپنا سانحہ سمجھتے ہیں اوراس دکھ میں اپنے پاکستانی بھائیوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

شاہ فریدالحق (صدر جمعیت علماء پاکستان)

مفتی نظام الدین شامزئی کی دہشت گردی کے واقعے میں شہادت کی مذمت کرتے ہیں۔علماء کے قتل کا سلسلہ امریکی ایجنڈے کی تکمیل کا حصہ ہے۔

مفتی محمد رفیع عثمانی

(صدر دارالعلوم کراچی)

مفتی نظام الدین شامزئی علمی میدان میں بہت اہم حیثیت رکھتے تھے۔ جہاد کے حوالے سے ان کی خدمات تابناک ہیں۔فقہی میدان میں انہیں دسترس حاصل تھی۔

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

(مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)

وہ ہمارے جامعہ کا سرمایہ تھے۔ ان کی

فقاہت اورفن حدیث میں مہارت بے مثل تھی۔ ان کے جانے سے وہ تمام برکات جاتی رہیں جو ان کی اخلاص وللّٰہیت اور تقویٰ و طہارت کی بدولت ہمارے جامعہ کو حاصل تھیں۔ میں نے ان کو کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

(مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مفتی صاحب بہترین عالم‘ عظیم مفسر‘ ممتاز محدث‘ زبردست فقیہہ‘ قوی النسبت شیخ اور بے مثل خطیب تھے۔ انہوں نے کوئی دینی میدان خالی نہیں چھوڑا۔ ہر شعبے میں ان کی عظمت کے دیرپا نقوش باقی ہیں۔

قاری سعید الرحمٰن

(سابق صوبائی وزیر‘ مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی)

مفتی نظام الدین شامزئی عالم اسلام کے مایہ ناز سپوت تھے۔ انہوں نے ایسے موقع پر دین کی خدمت کی جب دین کو اس کی ضرورت تھی۔ وہ اسلام کو پوری دنیا پر غالب دیکھنا چاہتے تھے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

(مدیر ماہنامہ بینات‘ خلیفہ مجاز مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

وہ میرے مخلص دوست تھے۔ میں ان کی شہادت کو دین کے ہر شعبے کا نقصان سمجھتا ہوں۔ انہوں نے اپنے قول وفعل سے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی تبلیغ کی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے بعد امت مسلمہ کی نظریں رہنمائی کے حصول کے لئے مفتی صاحب ہی کی جانب اٹھتی تھیں۔

مولانا حسن جان

(شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور)

مفتی نظام الدین شامزئی علم کا پہاڑ تھے وہ جس محفل میں ہوتے وہاں میر مجلس ہوتے۔ وہ میرے خواجہ تاش تھے‘ اس لئے ان کی شہادت میرا ذاتی غم بھی ہے۔

مولانا فضل الرحیم

(جامعہ اشرفیہ لاہور)

آج ہم سب تعزیت کے مستحق ہیں‘ اس لئے کہ مفتی صاحب اسلام کے مایہ ناز سپوت تھے اور عالمی اسلامی برادری کے معزز ترین ارکان میں سے تھے۔ انہوں نے یکبارگی بہت سے مراتب عالیہ شہادت کی برکت سے پالئے۔

علامہ عباس کمیلی (سینیٹر)

اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک میں انارکی پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ جعفریہ الائنس اس واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہے۔

علامہ حسن ترابی (صدر شیعہ علماء کونسل سندھ)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت کو یہودیوں اور ان کے ایجنٹوں کی امت مسلمہ کے خلاف سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسلمانوں میں تفریق اور انتشار پیدا کرنے کی کوشش ہے۔

نثار کھوڑو (اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت کی مذمت کرتے ہوئے اس پر اظہار افسوس کیا۔

ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی

(ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ‘ خلیفہ حضرت لدھیانویؒ)

مفتی صاحب بین الاقوامی سطح کے اسکالر تھے اور ان کی دینی تحقیقات انتہائی لاجواب تھیں۔ نئی نسل کے سامنے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو انہوں نے بہترین انداز سے پیش کیا۔

مولانا اخلد رشیدی

(نواسہ حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی‘ مدینہ منورہ)

عالم اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی کوششیں لافانی ہیں۔ مفتی نظام الدین شامزئی کے مشن کو جاری رہنا چاہئے اور ان کے کاز کو پورا کرنے کے لئے پاکستان کے علمائے کرام کو آگے آنا چاہئے۔

امتیاز شیخ (صوبائی وزیر بہبود آبادی سندھ)

مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت ایک المناک واقعہ ہے۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

عرفان اللہ مروت (صوبائی وزیر تعلیم سندھ)

یہ کھلم کھلا دہشت گردی ہے۔ مفتی نظام الدین شامزئی کو ذاتی طور پر جانتا ہوں‘ وہ کبھی بھی تشدد پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ وہ نہ صرف دین بلکہ دنیا کے بارے میں بھی علم کا خزانہ تھے۔

آفتاب شیخ (صوبائی مشیر داخلہ سندھ)

ان کی شہادت سے ہم ایک اچھے مفتی اور عالم دین سے محروم ہوگئے۔

مولانا عبدالرحمٰن سلفی

(امیر جماعت غربائے اہلحدیث)

مفتی نظام الدین کے قتل پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ دہشت گردی کا یہ عمل شہر میں امن تباہ کرنے کی گہری سازش ہے۔

مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی

(خلیفہ مجاز مفتی نظام الدین شامزئی)

میرے شیخ دین کے تمام شعبوں کے صف اوّل کے سپاہی تھے۔ انہوں نے دین کے لئے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ان کا مشن تاقیامت جاری رہے گا۔

☆☆..........☆☆